ماہنامہ روحانی

آئینہ قسمت

آفاقی معلومات تک کا علمبردار

مئی ۲۰۰۵

سید انتظار حسین شاہ

بیاد حضرت میراں حسین زنجانیؒ پیر بھائی حضرت داتا گنج بخش علی ہجویریؒ لاہور

A.B.C سے باقاعدہ منظور شدہ اشاعت

بانیٔ ادارہ منجم اعظم
الحاج سید ناظر حسین شاہ زنجانی قدس سرہ العزیز

روحانی ماہنامہ آئینہ قسمت لاہور

جلد نمبر 58 | MAY 2005 | شمارہ نمبر 2

قیمت 35 روپے

سالانہ چندہ 400 روپے
لائف ممبر شپ 7000 روپے

بیرون ممالک سالانہ چندہ

لائف ممبر شپ 505 ڈالر
مڈل ایسٹ 2000 روپے
انڈیا، ایران، سری لنکا 2000 روپے
یورپ، فار ایسٹ 3000 روپے
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا 3000 روپے

فہرست مضامین

ہیڈ آفس
فون: 042-5752277، 042-5872277
فیکس: 042-5755253
موبائل: 0300-9456949
کاشانہ زنجانی 125-D گلبرگ II لاہور

کراچی آفس
فون: 021-2217544
موبائل: 0300-2110467
کاشانہ زنجانی آرام باغ روڈ کراچی - 74200

سید انتظار حسین زنجانی ایڈیٹر / پبلشر نے حیدری پریس ریلوے روڈ لاہور سے چھپوا کر کاشانہ زنجانی 125-D گلبرگ 2 لاہور سے شائع کیا

حمد باری تعالیٰ

ہر مشکل کو ٹالنے والا

روتا آئے آنے والا
اور رُلائے جانے والا
اس کے ہیں انداز نرالے
ہر مشکل کو ٹالنے والا
ہر ذلت سے وہ ہی نکالے
وہ ہی عزت دینے والا
اس کے آگے کون ہے مالک
وہ ہی سب کا پالنے والا
اس کے سوا ہے کون جہاں میں
روتے ہوؤں کو ہنسانے والا
وہ ہی تو ہے رازق سب کا
اور وہی ہے پالنے والا
روشن ہے یہ شمسؔ سبھی پر
وہ ہے روزی دینے والا

ہدیہ عقیدت: مرزا شمس الحسن شمسؔ

نعت رسول مقبول ﷺ

آقا میں ہر طرح سے خالی ہوں

باغِ زہرا کا ایک مالی ہوں
بس اُسی در کا میں بھکاری ہوں
آپؐ بھر دیجیے مری جھولی
آقا میں ہر طرح سے خالی ہوں
بھیک بن مانگے رہ نہیں سکتا
ان کی چوکھٹ کا میں سوالی ہوں
کیوں لگاؤں نہ اپنی آنکھوں میں؟
خاک پا کا میں اِک پجاری ہوں
مجھ سے روشن ہے کائناتِ حسن
آپؐ کا پَرتو جمالی ہوں
کوئی سنتا نہیں صدا اس کی
وقت کی ایک ایسی تالی ہوں
شمسؔ میں میرؔ ہوں، غالبؔ ہوں
شمسؔ! داغؔ ہوں میں حالیؔ ہوں

ہدیہ عقیدت: مرزا شمس الحسن شمسؔ

ساعات کی ترتیب آپکے شہر کے طلوع آفتاب سے شروع ہوتی ھے

شمار	پہلی								دوسری							تیسری							چوتھی	
دن	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴
اتوار	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد
پیر	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری
منگل	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ
بدھ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل
جمعرات	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس
جمعہ	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر
ہفتہ	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ

تسدیس زہرہ زحل

اس سعد وقت کی ابتداء 3 مئی صفر بجکر 30 منٹ پر مکمل نظر 3 مئی 21 بجکر 10 منٹ خاتمہ نظر 4 مئی 17 بجکر 52 منٹ پر ہوگا کاروباری زرعی وسائل پنچائتیں قانونی فیصلوں میں کامیابی وکامرانی کے لیے قران پاک کے دل سورۃ یٰسین کا خالی البطن لکھ کر باپرہیز گلے میں پہنیں دیگر کسی پھل دار درخت سے بھی دعا کر کے باندھ سکتے ہیں۔

۷۸۶		
۱۸۴۵۰	۱۴۷۶۱۰	۵۵۳۵۰
۹۲۲۵۰	یہاں مقصد لکھیں	۱۲۹۱۶۰
۱۱۰۷۱۰	۷۳۸۰۰	۳۶۹۰۰

تربیع عطارد زحل

اس نحس وقت کی ابتداء 6 مئی 16 بجکر 45 منٹ مکمل نظر 7 مئی 10 بجکر 53 منٹ خاتمہ نظر 8 مئی 4 بجکر 36 منٹ پر ہوگا۔ حاسدین مخالفین، دشمن کو زیر یا ذلیل کرنے کیلئے سورۃ فیل کے خالی البطن نقش سے استفادہ کریں۔ نقش لکھ کر احاطہ قبور میں دفن کر دیں۔

۷۸۶		
۴۸۸	۳۹۰۷	۱۴۶۴
۲۴۴۰	یہاں مقصد لکھیں	۳۴۱۹
۲۹۳۱	۱۹۵۲	۹۷۶

تسدیس شمس زحل

اس سعد وقت کی ابتداء 12 مئی 12 بجکر 15 منٹ مکمل نظر 13 مئی 15 بجکر 29 منٹ، خاتمہ نظر 14 مئی 18 بجکر 47 منٹ پر ہوگا۔ برائے حصول طلب حاجات ترقی کشادگی ہر قسم کیلئے نقش دعا نادعلی بنا کر باپرہیز پاس رکھنا نیک ہے۔

۷۸۶			
۱۵۹۶	۱۶۰۹	۱۶۰۶	۱۶۰۳
۱۶۰۷	۱۶۰۲	۱۵۹۷	۱۶۰۸
۱۶۰۱	۱۶۰۴	۱۶۱۱	۱۵۹۸
۱۶۱۰	۱۵۹۹	۱۶۰۰	۱۶۰۵

تثلیث زہرہ مشتری

اس ماہ کی یہ سب سے پُر اثر خوبصورت سعد اور طاقتور نظر ہے۔ اس کی ابتدا 17 مئی 6 بجکر 52 منٹ مکمل نظر 18 مئی ایک بجکر 34 منٹ خاتمہ 18 مئی 20 بجکر 18 منٹ تک رہے گی۔ اس دوران حصول محبت پسندیدہ جگہ شادی حصول دوستی غرض خیر و برکت کے لئے سعد عملیات کئے جا سکتے ہیں۔ یا پھر سورۃ یوسف کے خالی البطن نقش سے باپرہیز فیض حاصل کریں۔

	۷۸۶	
۴۱۹۹۸	۳۳۵۹۸۸	۱۲۵۹۹۴
۲۰۹۹۹۰	یہاں مقصد لکھیں	۲۹۳۹۹۰
۲۵۱۹۹۲	۱۶۷۹۹۲	۸۳۹۹۶

تسدیس عطارد مریخ

اس سعد نظر کی ابتداء 19 مئی 17 بجکر 53 منٹ مکمل نظر 20 مئی 14 بجکر 59 منٹ خاتمہ نظر 21 مئی 11 بجکر 33 منٹ پر ہوگا الفت و محبت دوستی قائم دائم کرنے کیلئے نئے نیک وسائل کیلئے سورۃ یوسف کا خالی البطن نقش لکھ کر باپرہیز گلے میں پہن لیں دیگر پھل دار درخت سے باندھ دیں۔

	۷۸۶	
۴۱۹۹۸	۳۳۵۹۸۸	۱۲۵۹۹۴
۲۰۹۹۹۰	یہاں مقصد لکھیں	۲۹۳۹۹۰
۲۵۱۹۹۲	۱۶۷۹۹۲	۸۳۹۹۶

تربیع زہرہ مریخ

اس نحس وقت کی ابتداء 21 مئی 7 بجکر 17 منٹ مکمل نظر 23 مئی 6 بجکر 20 منٹ خاتمہ نظر 25 مئی 5 بجکر 20 منٹ پر ہوگا دو ناجائز محبت کرنے والوں کے مابین نفاق کے لیے سورۃ کوثر کا خالی البطن نقش لکھ کر ساعت مریخ میں احاطہ قبور میں دفن کریں۔

	۷۸۶	
۲۲۹	۱۸۳۸	۶۸۷
۱۱۴۵	یہاں مقصد لکھیں	۱۶۰۹
۱۳۸۰	۹۱۶	۴۵۸

تسدیس عطارد زحل

اس سعد وقت کی ابتداء 25 مئی 4 بجکر 34 منٹ مکمل نظر 25 مئی 17 بجکر صفر منٹ اور خاتمہ نظر 26 مئی 5 بجکر 19 منٹ پر ہوگا برائے حل المشکلات کیلئے نقش نادعلی لکھ کر باپرہیز گلے میں پہن سکتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نادِ	علیّاً	مظہر	العجائب	تجدہ	عوناً	لک	فی النوائب	کلُّ	ہمٍّ
علیّاً	مظہر	العجائب	تجدہ	عوناً	لک	فی النوائب	کلُّ	ہمٍّ	وغمٍّ
مظہر	العجائب	تجدہ	عوناً	لک	فی النوائب	کلُّ	ہمٍّ	وغمٍّ	سینجلی
العجائب	تجدہ	عوناً	لک	فی النوائب	کلُّ	ہمٍّ	وغمٍّ	سینجلی	بعظمتک
تجدہ	عوناً	لک	فی النوائب	کلُّ	ہمٍّ	وغمٍّ	سینجلی	بعظمتک	یا اللہ
عوناً	لک	فی النوائب	کلُّ	ہمٍّ	وغمٍّ	سینجلی	بعظمتک	یا اللہ	بنبوتک
لک	فی النوائب	کلُّ	ہمٍّ	وغمٍّ	سینجلی	بعظمتک	یا اللہ	بنبوتک	یا محمد
فی النوائب	کلُّ	ہمٍّ	وغمٍّ	سینجلی	بعظمتک	یا اللہ	بنبوتک	یا محمد	بولایتک
کلُّ	ہمٍّ	وغمٍّ	سینجلی	بعظمتک	یا اللہ	بنبوتک	یا محمد	بولایتک	یا علی
ہمٍّ	وغمٍّ	سینجلی	بعظمتک	یا اللہ	بنبوتک	یا محمد	بولایتک	یا علی	یا علی
وغمٍّ	سینجلی	بعظمتک	یا اللہ	بنبوتک	یا محمد	بولایتک	یا علی	یا علی	یا علی

بقیہ صفحہ نمبر 53 پر دیکھیں

میاں جاوید اقبال

اسم اعظم

اسم اعظم شب قدر اور ساعت جمعہ یا خط تقدیر کے مثل پوشیدہ ہے کوئی قطعی کہہ نہیں سکتا کہ یہ اسم اعظم ہے۔ مگر محققین اور بزرگانِ دین نے اپنی تحقیق اور رائے کے مطابق بیان کیا ہے۔ اکثر عالمین کاملین و صالحین وزاہدین و عابدین بلکہ عامۃ المسلمین صدیوں سے اسم اعظم کی تلاش میں سرگرداں رہے ہیں۔ کتنی ہی کتابیں تصنیف کی گئیں اور اکثر لوگوں نے اس کی تلاش میں کتب تفسیر و احادیث کے مطالعہ میں زندگیاں صرف کر دیں۔ مگر کسی ایک نقطہ پر سب کی رائے مرکوز نہ ہو سکی۔ عوام تو عوام خواص اور عالم روحانیت بھی اس امر پر متفق نہ ہو سکے کہ یہی اسم اعظم ہے۔ لہٰذا ان ہی اقوال بزرگانِ دین کو یکجا کر کے تحریر کرتا ہوں تاکہ عوام و خواص مستفید ہوں اور فقیر کیلئے بھی ذریعہ نجات ہو۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کے تمام اسماء ہی مقدس، محترم و عظیم ہیں صرف ذات باری کا نام اللہ اسم ذات ہے۔ اس کے علاوہ تمام اسماء صفاتی ہیں۔

خصوصاً حدیث شریف یہ ہے جس کو حضرت سعد بن ابی وقاصؓ روایت کرتے ہیں کہ فرمایا جناب رسول اللہ ﷺ نے کہ کیا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا وہ نام بتادوں کہ جب وہ اس سے پکارا جائے اجابت کرے اور جب اس سے سوال کیا جائے تو عطا کرے وہ دعا یہ ہے۔ جو حضرت یونس علیہ السلام نے تین تاریکیوں میں کی تھی۔

لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین ٥

ایک صحابیؓ نے عرض کیا "یارسول اللہ ﷺ! کیا یہ دعا خاص حضرت یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام کیلئے تھی یا عام مسلمانوں کیلئے بھی ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ کیا تو نے اللہ تعالیٰ کا ارشاد نہ سنا:

فاستجبنالہ و نجیناہ من الغم و کذالک ننجی المومنین ٥

ترجمہ: پس ہم نے یونس کی دعا قبول کی اور اُسے غم سے نجات دی اور یونہی نجات دیں گے ہم ایمان والوں کو۔ (رواہ احمد و ترمذی والنسائی والحاکم)

دوسری حدیث شریف میں ہے کہ فخر الانبیاء سید الکائنات احمد مجتبیٰ ﷺ نے ایک شخص کو یہ کلمات پڑھتے سنا۔

اللھم انی اسئلک بانی اشھد انک انت اللہ لا الہ الا انت الاحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد ٥

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا "خدا کی قسم تو نے اللہ تعالیٰ کا وہ نام لیکر سوال کیا ہے کہ جب اس کے ذریعہ سوال کیا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے اور جب اس کے ذریعہ دعا کی جاتی ہے تو قبول فرماتا ہے۔" (اس حدیث کی روایت احمد ابن ابی شیبہ، ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ، ابن حبان اور حاکم نے کی۔)

امام ابوالحسن علی مقدسی اور امام عبدالعظیم منذری اور امام ابن حجر عسقلانی وغیرہم آئمہ طاہرین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اس حدیث کے اسناد میں کسی قسم کے شک کی گنجائش نہیں ہے اور دربارہ اسم اعظم میں یہ سب احادیث سے جید اور صحیح ہے۔ ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے۔

اِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ٥ الٓمّٓ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ٥

اور بعض علماء صالحین یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذُالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام کو اسم اعظم کہتے ہیں اور بعض اولیاء کرام نے یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ کو اسم اعظم بتایا ہے۔

حضرت زید بن صامتؓ کے فرمان کے مطابق اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنَّ لَکَ الْحَمْدُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یہ اسم اعظم ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یوں دعا کی:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَدْعُوْکَ اللّٰہَ وَ اَدْعُوْ الرَّحْمٰنَ وَ اَدْعُوْکَ البر الرَّحِیْمَ ٥ وَ اَدْعُوْکَ بِاَسْمَاءِ الْحُسْنٰی کُلِّھَا مَا عَلِمْتُ مِنْھَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ اَنْ تَغْفِرَلِیْ وَ ارْحَمْنِیْ ٥ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اے صدیقہ ان کلمات میں اسم اعظم ہے۔

حضرت ابودرداء اور ابن عباسؓ فرماتے ہیں یا رب یا رب

اسم اعظم ہے۔ بقول حضرت زین العابدین علیہ السلام فرماتے ہیں: اَللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ o اسم اعظم ہے۔

حضرت ابوامامہ باہلی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد رشید قاسم بن عبدالرحمٰن شامی "الحی القیوم" کو اسم اعظم فرماتے ہیں۔

حضرت امام قاضی عیاضؒ نے بعض علماء سے نقل کیا ہے کہ اسم اعظم کلمہ توحید ہے۔

حضرت امام رازیؒ اور بعض دوسرے صوفیائے کرام کا اتفاق ہے کہ اسم اعظم کلمہ "یا ھو" ہے۔

جمہور علماء فرماتے ہیں کہ "اللہ" اسم اعظم ہے۔ حضرت غوث الثقلین شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب اسم "اللہ" پکارا جائے تو اس وقت تیرے دل میں بجائے اللہ تعالیٰ کے کچھ نہ ہو۔ اور بعض صوفیاء کرام نے "بسم اللہ شریف" کو اسم اعظم بتایا ہے۔ حضرت قطب ربانی شیخ عبدالقادر جیلانیؒ سے منقول ہے کہ بسم اللہ زبانِ عارف سے ایسی ہے کہ جیسے لفظ "کن" کلام خالق سے۔

حضور پرنور محمد مصطفیٰ ﷺ فرماتے ہیں کہ ان پانچ کلموں سے جو ندا کرے گا اور جو کچھ اللہ رب العزت سے مانگے گا اللہ عزوجل عطا فرمائیگا وہ کلمے یہ ہیں۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ o لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ o لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ o

بعض حضرات "یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ" کو اسم اعظم کہتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ جب کوئی آدمی تین مرتبہ "یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ" کہتا ہے تو فرشتہ پکارتا ہے کہ مانگ کیا مانگتا ہے؟ تیرے ارحم الراحمین نے تیری توجہ فرمائی ہے۔

حضرت سیدنا امام جعفر صادق علیہ السلام "یَا رَبَّنَا" کو اسم اعظم فرماتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو "یَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ" کہتے سنا تو آپ نے فرمایا کہ مانگ تیری دعا قبول ہوئی۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور سرور کونین سید المرسلین ﷺ نے فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور عرض کیا کہ جب کوئی حاجت پیش آئے تو ان دعاؤں کو پڑھ کر دعائیں مانگیں حاجت بحکم خدا پوری ہوگی۔

یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا صَرِیْخَ الْمُسْتَصْرِخِیْنَ یَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ یَا کَاشِفَ السُّوْءِ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ یَا مُجِیْبَ دَعْوَۃِ الْمُضْطَرِّیْنَ یَا اِلٰہَ الْعٰلَمِیْنَ بِکَ اَنْزِلُ حَاجَتِیْ وَ اَنْتَ تَعْلَمُ بِھَا فَاقْضِھَا۔

حضرت جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ نے اسم اعظم کی تحقیق میں ایک پوری کتاب لکھی ہے اور اس دعا جامع پر زیادہ زور دیا ہے اور بہت سے محققین کے اقوال اس دعا کے بارے میں پائے جاتے ہیں۔ وہ دعائے اسم اعظم یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنَّ لَکَ الْحَمْدُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا خَیْرَ الْوَارِثِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ یَا سَمِیْعَ الدُّعَاءِ یَا اللّٰہُ یَا اللّٰہُ یَا اللّٰہُ یَا عَالِمُ یَا سَمِیْعُ یَا عَلِیْمُ یَا حَلِیْمُ یَا مَالِکَ الْمُلْکِ یَا مَلِکُ یَا سَلَامُ یَا حَیُّ یَا قَدِیْمُ یَا قَائِمُ یَا غَنِیُّ یَا مُحِیْطُ یَا حَکِیْمُ یَا عَلِیُّ یَا قَاھِرُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا سَرِیْعُ یَا کَرِیْمُ یَا مُخْفِیُ یَا مُعْطِیُ یَا مَانِعُ یَا مُحْیِیْ یَا مُقْسِطُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا اَحَدُ یَا صَمَدُ یَا رَبُّ یَا رَبُّ یَا رَبُّ یَا وَھَّابُ یَا غَفَّارُ یَا قَرِیْبُ یَا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ اَنْتَ حَسْبِیْ وَ نِعْمَ الْوَکِیْلُ وَ اسْمَ اللّٰہِ تعالیٰ الْاَعْظَمَ الَّذِیْ اِذَا سُئِلَ بِہٖ اَعْطٰی وَ اِذَا دُعِیَ بِہٖ اَجَابَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنِّیْ اَشْھَدُ اَنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ o

حضرت قطب ربانی غوث صمدانی شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اسم اعظم یہ ہے:

"ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ"

ابوداؤد، ترمذی اور ابن ماجہؒ کی تحقیق یہ ہے کہ اسم اعظم ان سورتوں میں پوشیدہ ہے۔ سورۃ بقرہ، سورۃ آل عمران اور سورۃ طٰہٰ اور بعض محققین نے "الحی القیوم" کو اسم اعظم قرار دیا ہے۔

باوجود ان تمام اختلاف رائے کے اکثر کی یہی رائے ہے کہ اسم اعظم "اللہ" ہے کیونکہ یہ اسم ذاتی ہے اور جس قدر اقوال اور آیات اسم اعظم کے بارے میں آئی ہیں ان سب میں اسم "اللہ" موجود ہے ویسے بھی یہ ایک طولانی بحث ہے۔ اس لئے اس بحث میں پڑنا نہیں چاہتا کیونکہ اس فقیر کے تجربہ میں ان چھ حروف "ہ وادی ل" میں ہی سب کچھ ہے۔ عجیب وغریب نظارے اور اس میں بے شمار راز ہیں جو کہ قدرت ہی بہتر جانتی ہے۔ جو لذت اس میں ہے وہ تو شاید تجربہ کے بعد ہی سامنے آتی ہے۔ لیکن اس کی راہ متعین کرنا عامل کی مرضی پر ہے اور یہی چھ حروف بے شمار تحقیق کے بعد ایسے ہیں جو کہ انتہائی سریع التاثیر ہیں اور ان میں ہی اسم اعظم پوشیدہ ہے بس

سمجھدار کیلئے ایک ہی نکتہ کافی ہے۔ انسانی فطرت کا تقاضا ہے کہ وہ اپنی چند روزہ زندگی کو بہتر بنائے اور بعد الموت بقائے دوام حاصل کرے۔ ان دونوں امور کے لئے ہوئی کسب مال اور حصول اولاد کی تا کہ اول اس کے رفاہ حال کا باعث ہو اور دوئم وجہ بقائے دوام۔ اس لئے ان دونوں کے حصول کے لئے ہر قسم کی جائز و ناجائز کوشش کرتا ہے اور بسا اوقات ان کی محبت میں مذہب کو بھی پس پشت ڈال دیتا ہے۔ اسی وجہ سے باری تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ ''اِنَّمَا اَمْوَالُکُمْ وَ اَوْلَادُکُمْ فِتْنَۃٌ'' ترجمہ: تمہارے مال واولاد تمہارے لئے فتنہ وآزمائش خداوندی ہیں۔

اس فرمانِ الٰہی سے دُنیا کو دینی و دنیوی مضرتوں سے دُنیا کو خبردار کیا ہے متنبہ فرمایا ہے۔ درحقیقت یہ دونوں فتنے باعث ہلاکت ہیں۔ اگر خدا سے غافل کردیں۔ لیکن اگر حدودِ شرعیہ کے اندر رہ کر مال واولاد سے متمتع ہو تو بجائے فتنہ و مذموم ہونے کے یہی باقیات الصلحت اور محمود بن جاتے ہیں۔ پس انسان کو لازم ہے ان کی مضرتوں سے بچنے اور ان سے منافع حاصل کرنے کیلئے ایسی تدابیر اختیار کرے کہ نہ دنیوی قانون کی گرفت میں آسکے نہ آخرت میں مواخذہ ہو۔ قرآن کریم جو احکم الحاکمین کا آخری مکمل قانون ہے اور انسانی ضروریات و آسائش دارین کا ضامن ہے اس نے تمام تدبیریں بتائی ہیں جن پر عمل کرنے سے ہر شخص صاحب دولت و ثروت ہو، دشمنوں اور حاسدوں کے شر سے محفوظ و مامون ہو سکے۔ اس کے علاوہ متاہلانہ زندگی میں بھی اصلاح زوجین کا کفیل ہے اور اولاد نرینہ پیدا ہونے کا کفیل امراض جسمانی و روحانی خصوصیات اور عورتوں کو خبائث اور شیاطین کے حملوں اور اندرونی بیماریوں سے بچانے کیلئے ایک حاذق طبیب اور مسخر جنات ہے۔ لیکن علمائے جفر نے بطریق جفر بھی اسم اعظم بتایا ہے۔ یعنی ہر شخص کا اسم اعظم علیحدہ ہے یہ تو قطعی نہیں کہا جاسکتا ہے کہ واقعی یہی اسم اعظم ہے مگر علم جفر کی رو سے بنایا ہوا اسم اعظم اثرات و نتائج میں پر تاثیر بتایا گیا ہے۔ جو شخص بطریق جفر اسم اعظم کو پڑھ لے تو اس کو دُنیا میں کسی اور عمل کی ضرورت نہیں رہتی یہ اسم اعظم ہر کام کا متکفل اور ہر ضرورت کو حل کرنے والا ہے۔ محبت میں بھی کام آتا ہے اور جدائی میں بھی، دولت اور فتح و نصرت و عزت میں بھی کام آتا ہے۔ غرضیکہ ہر حاجت میں کام آتا ہے اور زود اثر ہی نہیں بلکہ عجلت پذیر بھی ہے۔ ہر انسان کو اپنے روزمرہ مشاغل سے تھوڑا سا وقت اسم الٰہیہ کے ورد پر لگانا چاہئے۔ اگر آپ اپنے نام کے اسم اعظم کا استخراج کروا کر ساتھ میں اسی کا نقش بنوا کر اپنے پاس رکھتے ہیں تو مقررہ تعداد میں ورد کرکے نقش کو دم کرتے ہیں تو کوئی حاجت ایسی نہیں جو پوری نہ ہو۔ دنیاوی مشکلات سے چھٹکارہ ملے گا۔ تمام مصائب سے دور ہو جائیں گے۔ دولت اور دُنیا کی ہر نعمت اور کامیابی قدم چومے گی۔ ایسے ہو گا جیسے انسان ایک مثالی زندگی بسر کر رہا ہے۔ کوئی رکاوٹ، بندش یا ساڑھ ستی آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔ سب رکاوٹیں ختم ہو جائیں گی۔ اپنے نام کا باطنی اسم اعظم معلوم کر کے اسکا نقش تیار کروانے کیلئے شاہ زنجانی صاحب سے رابطہ کریں۔

استخراج اسم اعظم

اپنا باطنی اسم اعظم معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے نام کے تین حروف مستوی (۱)، دلیلی (۲) اور سری (۳) معلوم کرو یہ تینوں نام علم جفر کی ایک خاص اصطلاح ہیں۔ جس کے اندر عجیب و غریب اسرار پنہاں ہیں مگر یہاں صرف اسم اعظم کے مطابق بیان کرونگا۔ آپ کا جو نام ہے اس کا پہلا حرف حرف مستوی کہلاتا ہے۔ مثلاً جاوید اقبال نام ہے اس میں ''ج'' حرف مستوی ہے اور دلیلی معلوم کرنے نام کے اعداد ابجد قمری سے حاصل کریں اور ان کو 28 سے تقسیم کریں یعنی نام جاوید اقبال کے اعداد 1,5,8 ہیں ان کو 28 پر تقسیم کیا تو 18 باقی بچے۔ اب حروف ابجد قمری کو شمار کیا تو 18 واں حروف ''ص'' نکلا یہی دلیلی حرف ہے۔ اگر تقسیم کامل ہو جائے تو خارج قسمت کے اعداد کو لیکر حروف ابجد شمار کریں۔ جہاں تعداد پوری ہو جائے اسی کو دلیلی تصور کریں۔ مثلاً کسی کے نام کے 112 عدد ہیں ان کو تقسیم کیا تو یہ تقسیم کامل ہوگئی۔ باقی کچھ نہیں بچا۔ اعداد خارج قسمت 4 ہے شمار دال پر پورا ہوا تو دلیلی حرف ''د'' ہے۔ اب ایک نکتہ اور رہ گیا ہے اگر تقسیم بھی پوری ہوگئی اور خارج قسمت میں خارج قسمت میں 28 سے زیادہ اعداد ہیں تو ان کو 28 پر تقسیم کریں جو باقی بچے اس کو شمار کریں۔ اس صورت میں دلیلی حرف حاصل ہوگا۔ اب دو حروف ہوگئے ہیں مستوی اور دلیلی اب تیسرا حرف سری باقی ہے۔ اس کو معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ دلیلی حرف کے اعداد معلوم کریں جاوید اقبال کے دلیلی حرف ''ص'' کے اعداد 90 ہیں۔ 90 کو 28 پر تقسیم کیا تو باقی 6 بچا۔ اب حروف ابجد قمری میں چھٹا حروف ''د'' نکلا۔ ''د'' حرف سری ہے۔ اب جاوید اقبال نام کے تینوں حرف مستوی، دلیلی اور سری ''ج ص د'' حاصل ہوئے۔ ان تینوں کے اعداد قمری 99 حاصل ہوئے۔ اب ان اعداد کے مطابق اسم الٰہیہ تلاش کریں جو کہ ''یا حلیم یا ھو'' نکلا۔ نام جاوید اقبال کا مخفی اسم اعظم ''یا حلیم یا ھو'' نکلا جو 99 بار روزانہ ورد کرے۔ اگر اتفاق سے ایک نام نہ ملے تو 2 یا 3 یا 4 اسم لیکر تعداد کے مطابق کریں۔ اگر اسم الٰہیہ اور تمہارے نام کا پہلا حرف ایک ہو تو یہ اعلیٰ اسم ذات ہے۔ جس کی تاثیر اور تعریف حد بیان سے باہر ہے۔ پڑھتے پڑھتے انسان کچھ سے کچھ ہو جائیگا اور اپنے تمام دینی و دنیاوی مقاصد کو پالے گا۔ انشاء اللہ۔

جنات کی دُنیا

از تحریر: غلام قادر بلوچ

تسخیر جنات

عمل ہذا عامل جنات حاجی صدیق مرحوم کا عطیہ اور تجربہ رسیدہ ہے۔ جنات جیسی عظیم مخلوق کو مسخر کرنے کے خواہش مند حضرات کیلئے ایک گراں قدر تحفہ ہے اور جو لوگ اس عمل کو بجالائیں گے اس کی تاثیر خود اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے۔

ترکیب: عروج ماہ نوچندی اتوار یا جمعرات سے اس عمل کا آغاز کریں۔ عمل کیلئے کسی ایسے مکان کا انتخاب کریں جو آبادی سے دور ہو تو بہتر ہے اور جس میں کسی فرد کا عمل دخل نہ ہو۔ دوران چلہ پرہیز جلالی و جمالی رکھے۔ ترک حیوانات' صلوٰۃ وصوم کی پابندی بیحد ضروری ہے۔ بخور کندر' میعہ سائلہ کا سلگائیں اور چار مٹی کے کورے سکورے چراغ روغن زیتون سے چاروں کونوں میں رکھ کر روشن کریں۔ اول عامل اپنا حصار کرے اس کے بعد عمل کی عبارت کو تین سو تیرہ (313) مرتبہ پڑھیں۔ اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود ابراہیمی پڑھ لیں۔ اکتالیس یوم کا عمل ہے۔ دوران چلہ اسرار عجیبہ ظاہر ہونگے اور جو کچھ مشاہدات ہوں انہیں کسی فرد پر ظاہر نہ کریں۔ اختتام چلہ چار جنی (عورتیں) حاضر ہونگی اور وہ بلانے کا سبب پوچھیں گی۔ عامل سوچ سمجھ کر ان سے عہد لے اور انہیں حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام کی قسم دے کر قول واقرار کر لیں بعد ازاں عامل جو کام ان کے سپرد کرے گا چشم زدن میں بجالائیں گے۔ مداومت کے طور پر اکتالیس بار روزانہ پڑھ لیا کریں۔ عمل یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم طالُو طالُو يَا مَلک الجنّی یا عروس الجنّی یا خوزی الجنّی یا شریفه الجنّی بحقّ بسم اللّٰه تعالیٰ حاضر شو حاضر شو حاضر شو○

نوٹ: بغیر اجازت یہ عمل کام نہ دیگا۔

تسخیر ملکہ نجمہ

متلاشی حضرات کی خدمت میں ایک نایاب عمل پیش کر رہا ہوں اس عمل مبارک کے ذریعے ملکہ نجمہ بنت الملک الاحمر مسخر ہوتی ہے اور وہ تابع فرمان ہو کر اپنے عامل کا حکم بجالاتی ہے اور ہر کام چشم زدن میں کرتی ہے جس کا جی چاہے تجربہ کر کے دیکھ لیں۔

استخدام ملکہ نجمہ: اس عمل مبارک کو کرنے یا بجالانے کا جب ارادہ ہو تو خلوت اختیار کریں۔ نوچندی جمعرات سے اس عمل کا آغاز کریں۔ نماز پنجگانہ پابندی سے پڑھیں۔ دوران چلہ ریاضت پرہیز جلالی و جمالی رکھیں۔ عمل کے لئے آبادی سے باہر کسی پاک صاف جگہ کا انتخاب کریں۔ عمل سے قبل حصار ضرور کرلیں تاکہ رجعت یا نقصان کا اندیشہ نہ ہو۔ لباس پاک صاف احرامی زیب تن کریں۔ دوران عمل بخور صندل سرخ سلگائیں۔ اول یوم رجال الغیب کو پشت میں رکھیں۔ عمل سے قبل استخارہ ضرور کریں۔ اکتالیس یوم کا عمل ہے۔ اول وآخر گیارہ' گیارہ بار درود شریف اور درمیان میں اکتالیس بار بعد نماز عشاء پڑھیں۔ پڑھائی سے قبل ذیل خاتم کو اپنے سیدھے ہاتھ کی ہتھیلی پر لکھیں۔ جب آپ یہ عمل پڑھنا شروع کریں گے تو دوران عمل ارواح مختلف شکلوں میں آئیں گی اور وہ خوف دلائیں گی تاکہ آپ اپنا عمل جاری نہ رکھ سکیں لیکن آپ اپنا قلب قوی رکھیں اور ان کی طرف توجہ نہ دیں پھر مختلف صورتوں میں عورتیں نظر آئیں گی اور طرح طرح کے لالچ دیں گی آپ ہرگز ان کی باتوں میں نہ آئیں اور جو کچھ مشاہدات ہوں کسی پر ظاہر نہ کریں آخری یوم ملکہ نجمہ حاضر خدمت ہوگی اور وہ آپ سے حاجت دریافت کرے گی آپ ان کو حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام کی قسم دے کر تابعداری کا عہد لیں وہ اپنی چند شرائط پیش کرے گی لہٰذا آپ نہایت ہی سوچ سمجھ کر شرائط کرلیں بعد وہ اپنی نشانی ایک خاتم عطا کرے گی۔ آپ دل وجان سے اس کی حفاظت کریں اور کسی پر یہ راز افشاء نہ کریں کہ آپ نے ملکہ نجمہ کو مسخر کیا ہے۔ بوقت ضرورت اس کے بتائے ہوئے طریقے پر حاضری کیا کریں۔ خاتم جو ہاتھ پر لکھنی ہے وہ یہ ہے۔

جبرائیل ۷۸۶ میکائیل

انه من سلیمان و انه
بسم الله الرحمن الرحیم الا تعالو
علیٰ و اتونی مسلمین

عزرائیل اسرافیل

احضری یا ایتها الملکة نجمه بنت الملک الاحمر العجل الوحا الساعة

عبارت عمل یہ ہے:

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٥ اقسمت علیک یا ملک سمسمائیل بالله العظیم القدیم فی ازلیته الحکیم فی حکمه اقسمت علیک بحق فجیش لظخز الفرد الجبار الشکور الثابت اظهیر الخبیر الزکی أجب یا ملک سمسمائیل أنت و خدامک من الروحانیة والأرضیة بحق ماتلوته علیکم من أسماء الله العظام اشهید الشکور الشدید العقاب علیٰ من عصیٰ اسماء اقسمت علیک یا ملک سمسمائیل الملک المؤکل بفلک المریخ بحق من لهٗ الملک والکبریاء والعظمة الشفاء تبارک الله أحسن خالقین عالم الغیب والشهادة الکبیر المتعال اجب یا ملک سمسمائیل بحق هذه الاسماء علیک و توکل بحضور الملکة نجمه أنت و أعوانک خدامک بحق ماتلوته علیکم الطاعة لله ولأسمائه العجل الوحا الساعة بارک الله فیکم و علیکم٥

عہد نامہ جنیاں

اگر کوئی شخص اس عہد نامہ جنیاں کو بروز پنجشنبہ بعد نماز فجر لکھ کر اور تعویذ بنا کر گلے یا بازو پر باندھ لے تو انشاء اللہ ہر قسم کے جنات' آسیب وخبیثات سے محفوظ و مامون رہے گا۔ سحر' جادو اور کسی جن و بشر کی نظر بد کا کوئی اثر نہ ہوگا۔ وہ عہد نامہ یہ ہے:

بسم الله الرحمن الرحیم ٥ الحمد لله الذی خلق السمٰوٰت والارض و جعل الظلمات والنور ثم الذین کفرو بربهم یعدلون قل لن یُصیبنا اِلّا ما کتب الله لنا هو مولٰنا وَعَلَی اللّٰه فلیتوکلُ المؤمنون وما لنا الا نتوکل علی الله و قد هدٰنا سُبلنا ولنصبرن علیٰ ما اذیتمونا و علی اللّٰه فلیتوکل المؤمنون الی توکلت علی اللّٰه ربی و ربکم ما من دابّةٍ الّا هُوَ اخذٌ بناصیتها انّ ربی علیٰ صراطٍ مستقیم ٥ قل حسبی اللّٰه علیه یتوکلُ المتوکلین انّ وَلیَّ اللّٰه الذی نزل الکتب وَهُو یتول الصّالحین و قل رب ادخلنی مدخل صدقٍ و اخرجنی مخرج صدقٍ وّ اجعل لی من لدنک سلطانا نصیراً٥ و قل جاء الحق و زهق الباطل انّ الباطل کان زهوقاً و ننزلُ من القرآن ما هو شفاءٌ و رحمة للمؤمنین ولایزید الظالمین الاخسارًا٥ هذا کتابٌ من محمد و ال محمد الی قبائل الجن والانس من اهل المدائن والامصار الجمیع الارضین اقام الصلوٰة و ایتاء الزکوٰة علی التبعةِ السادات لیس بصاحبها و من بیوت الخمیس و اخلاطٗ والاسباق والاشعار و من احییٰ فقد الی کل حرام فاستمعوا قول النبی و دعوتهٗ و احفظو و امتثلوا الامر و کونوا من الخادمین المنقادین والا تکونوا من الفٰسقین المتمردین فان الله لا یحب کل خوان کفورٍ الیم متمردٍ لعین هو العزیز الحکیم ان الدین عند الله الاسلام قف نور و حکمة و حول و برهان و قدرة و سلطان والامن الایمان ولا افعل الله لا اله الا الله ابراهیم خلیل الله لا اله الا الله موسیٰ کلیم الله لا اله الا الله عیسیٰ روح الله لا اله الا الله محمد رسول الله صلی الله علیه وعلیٰ خیر خلقه محمد و آله و اصحابه اجمعین٥

برائے دفع آسیب و جنات

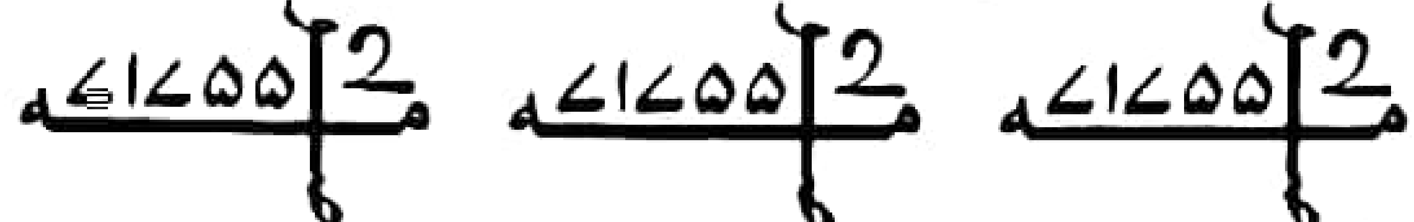
اول اس عزیمت کی زکوٰۃ ادا کرے۔ طریقہ یہ ہے کہ بروز پنجشنبہ بعد عشاء کسی صاحب مزار بزرگ کی قبر کے قریب بیٹھ کر روزانہ 15 بار بلا ناغہ پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ چالیس روز میں زکوٰۃ ادا ہوگی۔ چالیسویں روز ایصال ثواب کرے اور شیرینی تقسیم کرے انشاء اللہ عامل ہوگا۔ بعدۂ عزیمت کو تین مرتبہ پڑھ کر مریض پر دم کرے انشاء اللہ جن و آسیب فوراً حاضر ہو کر کلام کریگا۔ اگر حاضر کرنا مقصود ہو تو احضروا پڑھے اور اگر دفع کرنا چاہے تو ''اخرجوا'' پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ فوراً دفع ہوگا۔ سات مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کرکے پلائے تو مریض فوراً ہوش میں آجائے گا۔ وہ عزیمت یہ ہے۔

بسم الله الرحمن الرحیم ٥ عزمت علیکم یا معشر

الجن والانس والارواح و صاحب السر والوسواس الخناس من کنوز ملکہ بحق میمون زنگی و بحق میمون حبشی اخرج الجن والجنین اخرج الامراض والافراد اخرج من کل مکان و مقام بحق خاتم سلیمان بن داؤد علیہما السلام یا قوقل یا قوقلان یا ھر کل یا ھرکلان یا عجوز ام الصبیان خد ھذا و ھذہ بحق تورۃ موسیٰ و انجیل عیسیٰ و زبور داؤد و فرقان محمد رسول اللہ و بحق جمیع الکتب بحق سلام قول من رب الرحیم ادفع ادفع یا ایھا الجن والشیاطین بحق شیخ المشائخ حضرت سلطان شیخ عبدالقادر جیلانی علیقاً ملیقاً طلیقاً انت تعلم ما فی قلوبھم طلیقاً ملیقاً بحق جمیع مؤکلان و ملائکان احضروا بحق یا بدوح یا بدوح یا بدوحo

دستک سلیمانی

اگر کسی مکان میں سخت قسم کے آسیب و جنات ڈیرہ جمائے ہوئے ہوں تو اس دستک کو داہنے ہاتھ کی ہتھیلی پر لکھ کر مکان کے دروازوں پر دستک دے تو انشاء اللہ تعالیٰ مکان سے سخت آسیب و جنات چلے جائیں گے۔ مجرب ہے۔ دستک سلیمانی یہ ہے۔



اُخرج یا ایھا الجن والشیاطین بحق نبی سلیمان بن داؤد علیہما السلام

آپ کیلئے حافظ سید محسن علی زنجانی کی طرف سے لوح محفوظ کا روحانی تحفہ

لوح محفوظ میں شامل دعاؤں کا عکس اگلے چھے صفحات میں درج ھے

یہ لوح محفوظ مجموعہ احراز 150 مختلف دعاؤں قرآنی آیات اور ایک ہزار اسمائے حسنیٰ پر مشتمل ہے۔ ان کی تفصیل یہ ہے۔
(1) حرز جواد علیہ السلام (2) حرز یمانی (3) حرز ابو دجانہ (4) دعائے معراج (5) دعائے الامان (6) دعائے نادعلی کبیر (7) دعائے نور کبیر (8) دعائے جوشن کبیر (9) ایک ہزار اسمائے حسنیٰ (10) آیت الکرسی (11) چار قل (12) حرز یا من تحمل (13) حروف مقطعات (1) حرز خدیجۃ الکبریٰ (2 عدد) (2) 4 عدد حرز النبیؐ (3) حرز فاطمۃ الزہراؑ (4) حرز علی علیہ السلام (دو عدد) (5) حرز حسن و حسین علیہ السلام (6) حرز حسن علیہ السلام (7) حرز حسین علیہ السلام (8) حرز زین العابدین علیہ السلام (تین عدد) (9) حرز باقر علیہ السلام (دو عدد) (10) حرز صادق علیہا السلام (دو عدد) (11) حرز موسیٰ کاظم علیہ السلام (چھ عدد) (12) حرز امام رضا علیہ السلام (تین عدد) (13) حرز محمد تقی علیہ السلام (14) حرز علی نقی علیہ السلام (15) حرز حسن عسکری علیہ السلام (دو عدد) (16) حرز ولی عصر علیہ السلام (دو عدد) ان کی بزرگ علمائے متقدمین نے انبیاءؑ و آئمہ اطہارؑ سے نسبت بیان فرمائی ہیں۔

روحانی فوائد لوح محفوظ ان کو پڑھنے سے یا پاس رکھنے سے حفاظت از شر شیطان، شر دشمنان، شر حسد، دفع شر بدخواہان، شر اشرار، زبان بندی، بد گویان، حفظ آبرو، حفاظت آفات، حفاظت بلیات، حفاظت نظر بد، وسعت رزق، رفع پریشانی، رفع بندش، کور چشم دشمن، دوستی، اخوت، محبت، عزت، احترام، شہرت اور تسخیر خلائق، باطل السحر، تسخیر، بندش، تیغ بند، حفاظت ساحران، رفع خرابی کاروبار، کشائش کار، حفاظت ناگہانی موت، حفاظت حادثات، خاندان میں اتفاق، اتحاد، محبت، زن و شوہر، بیماریوں سے حفاظت، شفائے امراض، حفاظت جانکنی، رفع عداوت، تسخیر عالم، ہول اور وحشت کی دوری، حفاظت موذی جانور، حفاظت درندہ، موت کے وقت چہرہ نورانی، برے خیالات سے حفاظت۔ آپ اس زمانہ میں تنگی اور مشکلات کی زندگی بسر کر رہے ہیں خواہ کوئی وجہ ہو قرض نے نیند حرام کر دی ہو یا وجود محنت اور کوشش کے روزگار نہ ملتا ہو، پیسے میں برکت نہ ہو ترقی نہ ہوتی ہو، ملازمت نہ ملتی ہو یا اور کسی بھی وجہ سے زندگی اجیرن ہو چکی ہو کاروبار دن بدن نقصان میں ہو کسی دشمن کا خوف ہو مثلاً کام کر رہا ہو تو **لوح محفوظ** تحفتاً شہزادہ حافظ سید محسن علی شاہ زنجانی سے لیکر اپنے پاس رکھیں یا فریم کروا کر گھر میں لگائیں فوائد بے بہا مشاہدہ ہونگے۔ یہ دعویٰ نہیں حقیقت ہے کہ جس شخص کے پاس یہ لوح محفوظ ہو گی اس شخص کے سب کام قدرت الٰہی سے درست ہوتے جائیں گے۔ دوسرا یہ کہ اس شخص پر آفت، مصیبت، اذیت اور ناگہانی موت نہ آسکے گی۔ آگ، تیر، تلوار اور گولی بھی اس شخص پر اثر انداز نہ ہو سکے گی۔ گویا کہ یہ ایک قسم کی بلٹ پروف جیکٹ ہی ہو گی مقصد یہ ہے کہ جب آپ کے پاس لوح محفوظ ہو گی آپ کا اپنا تحفتاً خود بخود دھوکا مختصر یہ کہ نہایت ہی مجرب اور کامیاب لوح ہے آپ استعمال کر کے دیکھیں فوائد بے شمار ظاہر ہونگے۔ انشاء اللہ

نوٹ: جو بہن بھائی نوروز عالم افروز پر لوح محفوظ تحفتاً (مفت) حاصل نہیں کر سکے اب وہ آئندہ ہر ماہ کی نوچندی جمعرات سے قبل پتہ لکھا جوابی رجسٹرڈ لفافہ ارسال کر کے مکتبہ آئینہ قسمت کاشانہ زنجانی D-125 حضرت سید میراں حسین زنجانی روڈ۔ گلبرگ 2 نزد مین مارکیٹ۔ لاہور سے منگوا سکتے ہیں۔

علم روحانیات

قسط نمبر 4

تحریر: الخان محمد عبداللہ ج۔ چارسدہ

گزشتہ سے پیوستہ .... اور سالک ﷺ کی ہر شان میں خود کو پگھلتے ہوئے دیکھتا ہے۔ حضور پر نور ﷺ کی تعریف و توصیف میں کوئی شعر سنتا ہے یا نعت پڑھی جاتی ہے تو بے اختیار رونے لگتا ہے۔ اس کی زندگی کا ہر لمحہ محمد الرسول اللہ ﷺ کیلئے وقف ہو جاتا ہے۔ اس مرحلے کے بعد تیسرا مرحلہ خفی روشنی کا آتا ہے۔ جس طرح خاتم النبیین ﷺ کی طرز فکر اللہ تعالیٰ کی طرز فکر ہے اور جس طرح رسول اللہ ﷺ اللہ کی معرفت سوچتے تھے اسی طرح سالک کی بھی طرز فکر یہ بن جاتی ہے کہ کوئی بات اس کے سامنے آئے کوئی کام درپیش ہو وہ ہر لمحہ میں اللہ کیساتھ وابستہ ہو جاتا ہے۔ اس کے دماغ میں از خود اس قسم کی لہریں دور کرتی رہتی ہیں کہ بغیر ارادے کے ذہن ہر عمل کو اللہ کی طرف موڑ دیتا ہے۔ کثرت سے استغفار پڑھتا ہے اللہ کے رحم و کرم کی صفات کو یاد کرتا ہے اور اللہ میں گم رہتا ہے۔ اللہ کی آیات میں تفکر کرتا ہے اور خوش ہوتا ہے کہ بشر میں اللہ کی عظمت و جلال کا عکس آ جاتا ہے اور کبھی اللہ کی رحمت سے سرشار رہتا ہے۔

مثال: ہر آدمی پھول دیکھتا ہے وہ پھول کے رنگ اور پھول کی خوشبو دیکھ کر گزرتا ہے۔ یا اس کے اندر خوشی و مسرت کا ہلکا سا ایک ارتعاش پیدا ہوتا ہے لیکن جس بندے کے لطیفے وحدت فکر سے رنگین ہو جاتے ہیں پھول کے رنگ پنکھڑیوں، پھول کی خوبصورتی، پھول کی خوشبو کو اللہ کیساتھ وابستہ کر دیتا ہے کہ پھول کو اللہ نے کتنا خوبصورت بنایا ہے۔ زمین اللہ کی صناعی کا کتنا حسین مرقع ہے کہ ایک ہی جگہ کتنے رنگ کے پھول ہیں۔ چھوٹے بچوں کو دیکھ کر خوش ہوتا ہے اور اس خوشی کی لہر کو اپنے اندر محسوس کرتا ہے۔ ہر خوبصورت چیز کی تعریف کرتا ہے اور بظاہر صورت شے میں خوبصورتی ڈھونڈتا ہے لیکن جس آدمی کے لطائف وحدت سے رنگین ہیں اور جس عارف کو حضور سیدنا محمد ﷺ کی طرز فکر منتقل ہو جاتی ہے وہ اس بچے کے ایک ایک عضو میں اللہ کی نشانیوں کا مشاہدہ کرتا ہے۔ کبھی وہ بچے کا چھوٹا سا ہاتھ دیکھتا ہے، کبھی اس کی نظر بچے کے نازک اور کومل جسم پر پڑتی ہے، کبھی نرم و نازک پھول جیسے حسین چہرے کو دیکھتا ہے ذہن میں یہ بات آتی ہے کہ اس چھوٹے جسم میں ایک بڑا آدمی موجود ہے اور کیسی شان کبریائی ہے کہ چند بالشت کے بچے کے اندر سات فٹ کا آدمی چھپا ہوا ہے۔ جو ایک توازن کیساتھ ظاہر ہو رہا ہے۔ طرز فکر کی اس منتقلی کا نام "تنزل" ہے۔ تنزلات کی تین قسمیں ہیں۔ ان تنزلات میں ایک طرف لہروں کا نزول جلی ہوتا ہے اور دوسری طرف خفی ہوتا ہے یعنی ایک نمایاں ہوتا ہے اور دوسرا مخفی رہتا ہے پہلا جلی تنزل سر اکبر ہے، دوسرا جلی تنزل روح اکبر ہے اور تیسرا جلی تنزل شخص اکبر ہے۔ روحانی اساتذہ شخص اکبر کو کائنات کہتے ہیں۔

ٹائم اسپیس: قلندر شعور اکیڈمی کے طلباء اور طالبات یہ شعور حاصل کر چکے ہیں کہ نسبت سے مراد طرز فکر کی منتقلی ہے۔ جیسے جیسے نسبت کا نزول سالک کے دماغ پر وارد ہوتا ہے مرشد کریم کی نسبت سے سالک میں علوم منتقل ہو جاتے ہیں۔ یہ نسبت دراصل مراد کی طرز فکر مرید کے اندر منتقل ہونے کا ایک وصف ہے۔ مراد کے اندر جو ذخیرہ ہیں وہ علوم لہروں کی شکل میں مرید کے ثابتہ میں، عین میں، جو یہ میں نزول کرتے ہیں۔ ہر تنزل کیساتھ ایک رُخ واضح ہوتا ہے اور دوسرا رخ چھپا ہوا یا غیر واضح ہوتا ہے۔ جو رخ روح اعظم پر نازل ہوتا ہے اس کو خفی تنزل کہتے ہیں۔ یہ جلی و خفی تنزلات ہر آن ہر ہر لمحہ دماغ کے اوپر وارد ہوتے رہتے ہیں۔ جلی تنزلات کے تین رُخ متعین ہیں۔ ہر جلی تنزل کیساتھ ایک خفی تنزل ہے اور ہر جلی و خفی تنزل کیساتھ ورود و شہود کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ پہلا جلی تنزل سر اکبر ہے۔ دوسرا جلی تنزل روح اکبر ہے اور تیسرا جلی تنزل شخص اکبر ہے۔ جس کائنات کو مادی آنکھ دیکھتی اور پہچانتی ہے اس کی بنیاد روشنی کے اوپر قائم ہے۔ ایسی روشنی جس کے اندر بہاؤ ہے۔ اس روشنی اور روشنی کے اسی بہاؤ کو قرآن پاک "ماء" کہتا ہے۔ قرآن پاک نے جس روشنی کو ماء یعنی پانی کے نام سے متعارف کروایا ہے سائنس اسی روشنی یا پانی کو گیسوں کے نام سے جانتی ہے۔ روشنیوں کے بہاؤ سے مراد یہ ہے کہ صدہا گیسوں کے اجتماع سے شکلیں وجود میں آتی ہیں۔ ایک گلاس میں پانی بھر کر دیوار پر

پھینک دیں پانی پھینکنے کے بعد جب پانی پوری طرح پھیل جائے اسے غور سے دیکھیں۔ دیوار کے اوپر مختلف شکلیں نظر آئیں گی۔ جس طرح دیوار کے اوپر پانی پھیل کر اور بکھر کر مختلف شبیہیں بنالیتا ہے اسی طرح نزول کرنے والی روشنیاں جب کائنات کی اسکرین پر نزول کرتی ہیں تو شکلیں بنتی ہیں یہی شکلیں افراد کائنات ہیں۔ ہوا کے ٹکرانے کے بعد شبیہہ کے اندر بنیادی مصالحہ پارے کی طرح ہوتا ہے۔ روشنیوں کے بہاؤ کے بعد روشنیوں سے مل کر اور ایک دوسرے کے اندر جذب ہو کر جو اجسام بنتے ہیں انہی اجسام کو حیوانات' نباتات اور جمادات کہا جاتا ہے۔

حضور قلندر باباؒ نے گیسوں کے مجموعے سے گیس کی ابتدائی شکل کا نام نسمہ بیان کیا ہے' یعنی نسمہ ان بنیادی لہروں یا ان بنیادی شعاعوں کا نام ہے جو وجود کی ابتداء کرتی ہیں۔ روشنیوں کی یہ لہریں جب Flow کرتی ہیں یا ان کے اندر بہاؤ پیدا ہوتا ہے تو انہیں لکیروں سے تشبیہہ دی جا سکتی ہے۔ یہ لکیریں کائنات میں اس طرح پھیلی ہوئی ہیں کہ نہ تو ایک دوسرے سے فاصلے پر ہیں اور نہ ایک دوسرے میں پیوست ہیں۔ اس کی مادی مثال سینما میں چلنے والی فلم ہے۔ ایک مخصوص روشندان کے ذریعے لہروں کا بہاؤ ہوتا ہے' روشنیوں اور لہروں کا یہ بہاؤ اسکرین پر نزول کرتا ہے اور اسکرین سے ٹکرا کر مختلف شکلوں اور صورت میں مظاہرہ کرتا ہے۔ جب ہم پروجیکٹر سے نکلنے والی روشنیوں یا شعاعوں کو دیکھتے ہیں یہ لکیریں نہ ایک دوسرے سے فاصلے پر ہوتی ہیں اور نہ ایک دوسرے میں پیوست ہوتی ہیں لیکن ہر لکیر میں تصویر کا کوئی نہ کوئی خدوخال ہوتا ہے۔ جس طرح پروجیکٹر سے نکلنے والی روشنیاں اسکرین سے ٹکرا کر تصویریں بنتی ہیں اسی طرح خلا میں سے گزر کر نسمہ کی لکیریں مادی اجسام بنتے ہیں۔ نسمہ کی لکیریں مادی اجسام میں ایک بنیادی واسطہ ہیں۔ پروجیکٹر سے نکلنے والی شعاعوں کو مادی آنکھ دیکھ سکتی ہے لیکن نسمہ کی لکیروں کو صرف شہود کی آنکھ دیکھ سکتی ہے۔ مادی ذریعہ سے ابھی تک نسمہ کو دیکھنا ممکن نہیں ہوا۔ البتہ ان لکیروں کے تاثرات کو سائنسی ایجادات کے ذریعے دیکھ لیا گیا ہے۔ آجکل Aura کی اصطلاح زبان زد عام ہے۔ نسمہ کی لہروں کا انعکاس Aura ہے۔ لیکن نسمہ کا دیکھنا ابھی تک ممکن نہیں ہوا۔ نسمہ ایسی لہروں کو کہتے ہیں جن لہروں سے جسمانی خدوخال بنتے ہیں۔ یہ لہریں دو طرح کی ہیں ایک لہر مفرد ہے دوسری لہر مرکب ہے۔ مفرد لہروں میں بھی خدوخال اور نقش و نگار ہیں اور مرکب لہروں میں بھی خدوخال ہیں۔ مفرد اور مرکب لہریں خلا میں پھیلی ہوئی ہیں۔ لکیریں مفرد ہوں یا مرکب مادی اجسام میں خدوخال بنتی ہیں اور خدوخال کو ہر دوسرے فرد پر منعکس کرتی ہیں۔ ان ہی لہروں کے تاثرات سے حسیں Senses بنتی ہیں۔ یہ لہریں انسانی دماغ کے اوپر جب نزول کرتی ہیں تو دماغ کے اوپر ہلکا سا دباؤ پڑتا ہے' اتنا ہلکا دباؤ کہ حواس کے دائرہ کار میں نہیں آتا۔ یہ ہلکا سا دباؤ زندگی کے کسی عمل سے متعلق ہو یا ماضی اور حال سے متعلق ہو ''واہمہ کہلاتا'' ہے۔ جب یہ دباؤ ذرا زیادہ ہوتا ہے تو حواس میں ہلکا سا ارتعاش ہوتا ہے اس ارتعاش سے ذہن کے اوپر بنی ہوئی تصویر میں خاکہ بنتا ہے اور تصویر اس خاکہ میں گہرائی محسوس کرتی ہے۔ اہل تصوف اس کیفیت کو ''خیال'' کہتے ہیں۔ روشنیوں کا نزول جب اور گہرا ہوتا ہے اور دماغ کے اوپر نقش و نگار زیادہ واضح ہو جاتے ہیں تو ذہن میں یہ بات آنے لگتی ہے کہ فلاں چیز کے بارے میں خیال آرہا ہے اصل روحانیات اس کیفیت کو ''تصور'' کہتے ہیں۔ یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہتے ہوئے تصور کے بعد احساس بن جاتا ہے اور احساس کے اندر جب گہرائی پیدا ہوتی ہے تو نسمے کی لہروں کے اندر مخفی رنگ نمایاں ہو جاتے ہیں یعنی احساس کے اندر رنگینی واقع ہو جاتی ہے۔ جب احساس کے اندر رنگینی پیدا ہو جاتی ہے تو واہمہ' خیال' تصور اور احساس اپنے پورے خدوخال کیساتھ مظہر بن جاتا ہے۔ دنیاوی علوم کی طرزوں میں ہم نسمے کی تعریف ڈرائنگ سے کر سکتے ہیں۔ ایک کاغذ ہے جس پر سیدھی لکیریں بنی ہوئی ہیں اور ان سیدھی لکیروں میں کوئی تصویر اُبھری ہوئی ہے۔ دوسرے کاغذ میں سیدھی لکیر کو دوسری لکیر کاٹ رہی ہے اور ان دونوں لکیروں کے عمل سے کاغذ کے اوپر چھوٹے چھوٹے چوکور خانے بن جاتے ہیں ہم ان چوکور خانوں میں سے ایک تصویر بناتے ہیں اور تصویر بناتے وقت گراف کے خانوں کو معین تعداد کیساتھ تصویروں کے خدوخال بناتے ہیں۔ یعنی ہم ان خانوں کے ناپ اور خانوں کی تعداد سے مختلف اعضاء کی ساخت کا تناسب مقرر کرتے ہیں اور گراف پر تصویر کشی کرتے ہیں۔ بالکل اسی طرح نسمے کی لکیریں مادی اجسام کی ساخت میں اصل کا کام دیتی ہیں اور ان ہی لکیروں سے نوعیں بنتی ہیں اور نوعوں کے خدوخال وجود میں آتے ہیں۔ لوح محفوظ کے قانون کی رو سے احساس میں رنگینی پیدا ہونے کے بعد رنگ مظہر بنتے ہیں لیکن جب تک اس کے اندر گہرائی اور رنگینی پیدا نہیں ہوتی اس وقت تک ہم لہروں یا شعاعوں کو کسی رنگ کا نام نہیں دے سکتے۔ اس لئے مادی آنکھ ان کا احاطہ نہیں کرتی۔ دراصل نسمے کی لکیریں یا بے رنگ

شعاعیں ہی کائنات اور افراد کائنات کی چھ بڑی حرکات ہیں۔ ان لہروں' لکیروں' یا بے رنگ شعاعوں کا جتنا اجتماع ہوجاتا ہے اتنا ہی یہ لہریں ضرب اور تقسیم ہوتی ہیں۔ لہروں کے نزول اور ان کے بکھرنے سے کشش ثقل بنتی ہے۔ ان ہی لہروں کی حرکات اور گردشیں وقفہ بناتی ہیں۔ لکیروں کی اجتماعیت ایک طرف مکانیت سے آشنا کرتی ہے دوسری طرف ان ہی لکیروں کا دماغ پر بکھرنے کا عمل زمانیت ہے۔ لکیروں کے نزول' لکیروں کے بکھرنے' لکیروں کی گردش اور لکیروں کی ضرب اور تقسیم نسمہ کا ''جذب'' ہے۔ یعنی نسمہ اپنی ضرورت اور طبعی تقاضوں کے تحت ممکن کی شکل وصورت اختیار کرلیتا ہے۔ تصوف میں ممکن کا مطلب ہے کسی چیز کی تشکیل کے بعد مادی آنکھ دیکھ لے۔ جب تک شے کی مادی صورت وجود میں نہ آئے اس حالت کو تمثل یا تحقیق کہتے ہیں۔ ابتدائی حالت کو روح کی آنکھ اور انتہائی حالت کو جسم کی آنکھ دیکھتی ہے۔ نسمہ دراصل وہ مخفی روشنی ہے جس کو نور کی روشنیوں میں دیکھا جاسکتا ہے اور نور وہ مخفی روشنی ہے جو خود بھی نظر آتی ہے اور دوسری مخفی روشنیوں میں بھی دکھاتی ہے۔

روشنی اور نور: حواس پانچ ہیں اور ان میں دو طرح حرکت ہوتی ہے۔ ایک حرکت یہ ہے کہ مادی آنکھ دیکھتی ہے اور دوسری حرکت یہ ہے کہ مادی آنکھ سے وہ چیز اوجھل ہوتی ہے لیکن روحانی آنکھ دیکھتی ہے۔ جس شکل وصورت کو مادی آنکھ دیکھتی ہے تصوف میں اسے تشخص کہتے ہیں اور جس شکل وصورت کو روحانی آنکھ دیکھتی ہے' اسے تحقیق یا تمثل کہا جاتا ہے۔ دیکھنے کی طرزوں میں یہ بات زیادہ اہم ہے کہ وہ چیز مادی آنکھ سے دیکھی جائے یا روحانی آنکھ سے دیکھا جائے۔ دونوں صورتوں میں روشنی بنیاد ہے اور روشنی نور سے نظر آتی ہے۔ نور خود بھی نظر آتا ہے اور دوسری روشنیوں کے دکھانے کا ذریعہ بھی ہے۔ اس بات کو اللہ تعالیٰ نے ''اللہ نور السموات والارض'' کی آیت میں تشریح کیساتھ بیان کیا ہے۔ ہم جس چیز کا نام حس رکھتے ہیں وہ کسی بھی شعبے سے متعلق ہو اس کے دو اجزاء یا دو رُخ ہوتے ہیں۔ ایک رخ یہ ہے کہ اس میں خدوخال ہوتے ہیں' ٹھوس پن ہوتا ہے اور مادی آنکھ سے نظر آتا ہے۔ دوسرا رُخ روشنیوں کا بنا ہوا ہے لیکن اس کے اندر پورے پورے حواس موجود ہیں۔ آسان زبان میں اس طرح سمجھئے کہ کائنات میں جتنے بھی موجودات ہیں وہ مرئی ہیں یا غیر مرئی ہیں۔ ایک رُخ ٹھوس گوشت پوست اور ہڈیوں کے ڈھانچہ پر قائم ہے۔ دوسرا رُخ یا دوسرا جسم بالکل گوشت پوست کی طرح ہے لیکن روشنی کا بنا ہوا ہے (اس کی مثال ٹیلی ویژن پر نظر آنے والی تصویر ہے) روشنی کا جسم غیر مرئی ہے جبکہ گوشت کا جسم مرئی ہے۔

(1) ایسی روشنیوں کا بنا ہوا جسم جو نظر آتی ہیں۔

(2) ان روشنیوں کا جسم جو نظر نہیں آتیں

مرئی جسم کی طرح غیر مرئی جسم کے بھی دو رُخ ہوتے ہیں۔

(1) ایک رخ روشنی ہے (2) دوسرا رُخ نور ہے

نور وہ مخفی روشنی ہے جو غیر مرئی جسم کو دکھاتی ہے۔ کائنات میں موجود ہر تخلیق کے دو رُخ ہیں اور ان دونوں رُخوں کے بغیر کوئی قالب مکمل نہیں ہوتا۔ لوح محفوظ کے قانون کے تحت کائنات میں کوئی بھی چیز وہ غیر مرئی یا مرئی ہو بغیر شکل وصورت کے نہیں ہوتی۔ یہ الگ بات ہے کہ اس شکل کو جسمانی آنکھ نہ دیکھ سکے۔ لیکن روح کی آنکھ اس وجود کو اس طرح دیکھتی ہے جس طرح جسمانی آنکھ مادی قالب کو دیکھتی اور محسوس کرتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جس طرح مرئی جسم میں خدوخال ہوتے ہیں اس طرح غیر مرئی جسم میں خدوخال ہوتے ہیں۔ غیر مرئی جسم کو ہیولیٰ کہا جاتا ہے۔ کسی چیز کی موجودگی پہلے ایک تمثل یا ہیولیٰ کی شکل میں وجود پذیر ہوتی ہے اور اس کے بعد جسمانی خدوخال میں مظاہرہ کرتی ہے۔ جب تک شکل وصورت ہیولیٰ کے اندر موجود ہے نسمہ مفرد ہے اور جب نسمہ مفرد یا غیر مرئی وجود مادی جسم میں اپنا مظاہرہ کرتا ہے تو اس کو نسمہ مرکب کہتے ہیں۔ نسمہ مرکب سے مراد ثقل Gravity ہے۔ ثقل کتنا ہی عارضی ہو جمود ہے۔ اس جمود کا نام ٹھوس حس ہے۔ مرئی اور غیر مرئی وجود دو رُخوں سے مرکب ہے۔ مرئی شے نسمہ مرکب ہے۔ غیر مرئی شے نسمہ مفرد ہے۔ نسمہ مفرد ہو یا مرکب دونوں حرکت ہیں۔ ایک حرکت ایک سمت سے دوسری سمت میں جاری ہے' جو اکہری ہے۔ ایک سمت سے دوسری سے جاری رہنے والی اکہری حرکت نسمہ مفرد ہے اور دوسری حرکت پہلی حرکت کے خلاف سمت میں جاری و ساری ہے اور اس طرح جاری و ساری ہے کہ پہلی حرکت میں پیوست ہوجاتی ہے اس دوسری حرکت کو نسمہ مرکب کہتے ہیں۔ ایک سمت سے دوسری سمت جاری و ساری حرکت میں دوسری حرکت شامل ہوجائے اور اس کے اوپر جو نقش و نگار ہیں انسان اور انسان کی دُنیا ہے۔ نسمہ مفرد اکہری حرکت جن اور جنات کی دُنیا ہے۔ حرکت جب تک غیر محسوس دائرے میں رہتی ہے' تمثل ہے اور جب غیر مرئی محسوس سے نکل کر محسوس میں داخل ہوجاتی ہے تو مادی (Matter) ہے۔

آدم کا شرف

انسان کی دنیا طول و عرض میں روشنیوں کے تاروں یا روشنیوں کی لہروں سے بنی ہوئی ہے اور زندگی کے تمام حرکات وسکنات انہی تاروں کے اوپر قائم ہیں۔ بہت زیادہ فکر طلب بات یہ ہے کہ ان لہروں کی طوالت جس طرح معین ہے اس طرح ہر تار کی صفات بھی معین اور مخصوص ہیں اور ہر مخصوص صفت کو کسی نہ کسی ساخت کو اور کسی نہ کسی نقش کو ظاہر کرتی ہے۔ علیٰ ہذاالقیاس کائنات میں جتنی چیزیں موجود ہیں' جتنے رنگ وروپ ہیں جتنی صلاحیتیں ہیں جتنی نوعیں ہیں اور ہر نوع کے جتنے افراد ہیں ہر ایک کیلئے ایک مخصوص طول وحرکت موجود ہے۔ انہی حرکات کی مخصوص آمیزش کا نتیجہ کسی نوع کے افراد کی شکل وصورت ہے۔ تانے بانے کی اسکرین پر جو تصویریں روشنیوں سے بنی ہوئی ہے اس کا ایک رُخ خود تصویر ہے اور دوسرا رُخ خود روشنی کے تار ہیں۔ عالم ارواح میں کائنات کی موجودگی اس طرح ہے کہ وہاں احساس کی درجہ بندی نہیں ہے۔ عالم ارواح میں موجود کائنات کے تمام اجزاء عالم تخیل میں ہیں۔ انہیں کچھ پتہ نہیں ہے کہ وہ کیوں ہیں کہاں ہیں کس لئے ہیں اور ان کی پیدائش کا مقصد کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے اس سکوت کو توڑنے کیلئے افرادِ کائنات کو عالم تحیر سے عالم تعارف میں داخل کرنے کیلئے اپنی آواز سے ساعت عطا کی۔ جیسے ہی اللہ تعالیٰ کی ساعت منتقل ہوئی تو ابعاد کا پہلا درجہ تخلیق پا گیا۔ یعنی فرد کے اندر ساعت کا پہلا نقش مرتب ہوا۔ ساعت کے بعد ساتھ ہی ساتھ اسے یہ حس حاصل ہوئی کہ کوئی آواز دے رہا ہے۔ جیسے ہی آواز کی طرف ذہن منتقل ہوا دوسرا ابعاد یا دوسرا (Dimenision) تخلیق میں آ گیا۔ یہ دوسرا (Dimenision) یا ابعاد نگاہ ہے۔ بصارت کے ساتھ تعارف کی حس تخلیق ہوئی۔ جاننے اور سمجھنے کا Dimension جیسے ہی وجود میں آیا تو قوت گویائی کا مظاہرہ ہوا۔ قوت گویائی کے حاصل ہوتے ہی کسی چیز کو رد کرنے یا قبول کرنے کی صلاحیت پیدا ہوگئی۔ جب دو رُخ ایک دوسرے سے متصل ہوتے ہیں اور اُن دونوں کو کسی دوسرے رُخ مل کر ایک مجموعی حیثیت دے دیتے ہیں تو اس اجتماع کو ''وجود شے'' کہتے ہیں۔ وجود شے میں متصل ہونے کیساتھ ساتھ رُخوں کا الگ الگ تعین ہے یہ تعین ہی زماں ومکاں ہے۔ یعنی وجود اشیاء کا درمیانی فصل زماں ومکاں ہے۔ عالم ارواح میں زماں ومکاں نہیں ہوتے۔ وہاں شے کا وجود امر کی شکل وصورت میں موجود ہے۔ حرکت میں ایک رُخ ہمیشہ غالب رہتا ہے اور دوسرا رُخ مغلوب رہتا ہے۔ جو رُخ غالب رہتا ہے اس کو نفس اکبر اور جو رُخ مغلوب رہتا ہے اسے نفس اصغر کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں جہاں تذکرہ کیا ہے کہ ہم نے آدم کو علم الاسماء عطا کیا۔ اس سے منشاء یہ ہے کہ آدمی کو روئے زمین کے اوپر جتنی بھی موجود ہیں ان کے خواص کا علم دے دیا گیا ہے۔ خواص سے مراد یہ ہے کہ کن چیزوں میں اللہ کے کونسے اسماء صلاحیت بن کر مظاہرہ کر رہے ہیں۔ علم الاسماء سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے چیزوں کے عنوانات ان کی خاصیتوں اور چیزوں کی ماہیتوں کا علم آدم کو سکھا دیا۔ چیزوں کی خاصیتوں اور ماہیتوں کا علم ہی وہ علم ہے جو انسان کے شرف کو ظاہر کرتا ہے۔ جس کی بنیاد پر انسان کو نفس اکبر کا درجہ حاصل ہے۔ چیزوں کی ماہیتوں' خاصیتوں اور اسماء کے علم کا حامل بندہ اللہ تعالیٰ کی نیابت کے فرائض انجام دیتا ہے۔ افراد کائنات میں نوع ملاء اعلیٰ ہوں نوع ملائکہ ہوں' نوع اجنہ' نوع نباتات ہوں' نوع جمادات ہوں' سب پر آدم کو فضیلت حاصل ہے۔ اگر آدم کو علم الاسماء حاصل نہیں ہے تو وہ اشرف المخلوقات نہیں ہے۔

اسمائے الٰہیہ: الہامی کتابیں اور آسمانی صحائف کا مطالعہ کرنے کے بعد بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا طرز کلام اور طرز تخاطب اس طرح ہے کہ وہ ایک بات کو مختلف زاویوں اور مختلف پیراؤں میں بیان کرتے ہیں۔ قرآن پاک میں تفکر کرنے سے محسوس ہوتا ہے کہ قرآن پاک میں ایک ہی بات کو بار بار دوہرایا گیا ہے اور یہ دوہرانا تکرار **Repetation** ہے۔ حالانکہ یہ تکرار نہیں ہے بلکہ انسانی شعور کی سکت کے مطابق کسی بات کو مختلف زاویوں سے بیان کیا گیا ہے۔ کسی بات کو مختلف زاویوں میں بیان کرنے کا ایک بڑا فائدہ یہ ہے کہ وہ بات ذہن نشین ہو جاتی ہے اور انسانی عقل وشعور میں اضافہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ چاہتے ہیں کہ بندہ اللہ تعالیٰ کی تخلیقی عوامل میں مختلف زاویوں سے' مختلف پیراؤں سے اور مختلف مثالوں کے ذریعے غور کریں۔ اللہ تعالیٰ جب اپنی ربوبیت اور خالقیت کا تذکرہ فرماتے ہیں تو زمین پر پھیلی موجودات کی مثال دیتے ہیں کبھی زمین سے باہر آسمان' کرسی اور عرش کی مثال دیتے ہیں۔ کبھی بادلوں سے بارش برسنے کی مثال دیتے ہیں کبھی بارش کس طرح برستی ہے اس کی مثال دیتے ہیں۔ ہواؤں کی مثال دے کر انسانی شعور کو اپنی تخلیق کی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ سورۃ رحمان میں جب اللہ تعالیٰ نے اپنے انعامات و کرامات کا تذکرہ کیا ہے تو کئی بار ارشاد فرمایا کہ ''اللہ تعالیٰ کی کون کون سے نعمتوں کو جھٹلاؤ گے'' یہ اللہ تعالیٰ کا طرز تخاطب ہے اور اللہ کی ایسی

سنت ہے جس میں تغیر اور تعطل نہیں ہوتا۔ جتنے بھی پیغمبرانؑ تشریف لائے سب سے یہ بات ضرور ارشاد فرمائی ہے کہ ہم کوئی نئی بات نہیں کہہ رہے ہیں۔ باعث تخلیق کائنات سیدنا محمد الرسول اللہ ﷺ نے بھی یہی ارشاد فرمایا ہے جب ہم پیغمبروں کی تعلیمات پر غور کرتے ہیں تو باوجود یہ کہ بات ایک ہی ہے لیکن ہر پیغمبر نے قوم کے مزاج، شعور اور عقلی تقاضوں کے تحت اپنی بات کو مختلف مثالوں میں بیان فرمایا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جب اللہ کا اور کائنات کے تخلیقی رشتوں کا تذکرہ فرمایا تو فرمایا (Allah "God" Said light and there was light) خدا نے کہا روشنی اور روشنی کا مظاہرہ ہو گیا۔ اسی بات کو سیدنا محمد الرسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "اللہ آسمانوں اور زمین کی روشنی ہے"

قرآن پاک میں جب دولت پرستی اور حرص و ہوس اور ذخیرہ اندوزی کا تذکرہ ہوا تو قرآن پاک کے الفاظ میں حضور ﷺ نے یہ بات اس طرح بیان فرمائی کہ وہ لوگ جو سونا چاندی جمع کرتے ہیں ان کے لئے دردناک عذاب کی بشارت ہے۔ انجیل میں حضرت عیسیٰؑ نے اس بات کو اسطرح بیان فرمایا ہے: "اپنے حواریوں سے کہو کہ کوئی آدمی تم سے آکر یہ کہے کہ سوئی کے سوراخ میں اونٹ گزر گیا تو یہ ہوسکتا ہے۔ لیکن اگر کوئی بندہ تم سے یہ کہے کہ سرمایہ دار جنت میں داخل ہو گیا تو یہ نہیں ہوسکتا۔ بات ایک ہے لیکن زاویے الگ الگ ہیں، ظاہر ہے جو بندہ عذاب میں گرفتار ہوتا ہے اس پر آسمانی دروازے بند ہو جاتے ہیں۔ علیٰ ھذا القیاس جتنی بھی آسمانی کتابیں ہیں ان کے اندر جب تفکر اور تدبر کیا جاتا ہے تو سب ایک ہی بات کا پرچار کرتی ہیں لیکن بیان کرنے کے طریقے مختلف ہیں۔ خالق اور بندے کا ایک مخصوص رشتہ ہے اور خالق نے یہ کائنات اس لئے تخلیق کی ہے کہ وہ پہچانا جائے، خالق نے مخلوق کو محبت کیساتھ تخلیق کیا ہے اور اس محبت کی وجہ سے کائنات کو زندہ اور متحرک رکھنے کیلئے وسائل فراہم کئے ہیں اور ان وسائل میں ایسی تدبیر و تدوین اور ایسا تسلسل قائم کیا ہے کہ کسی آن اور کسی لمحے یہ تدبیر و تدوین تعطل کا شکار نہیں ہوتیں۔ اس بڑے نظام کو سمجھنے کیلئے اللہ نے ایسے بندے مبعوث کئے ہیں جن بندوں کو خود یہ علم سکھا کر اللہ نے نیابت اور خلافت کے اختیارات عطا کئے ہیں۔ زندگی کی حرکات و سکنات قائم رکھنے کیلئے وسائل کی پیدائش، فراہمی اور وسائل کی تقسیم کے انتظام کو روحانیت میں تکوین کہا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کائنات کو جن خدوخال پر اور اپنی جن صفات پر تخلیق کیا ہے ان کو سمجھنے کیلئے انتظامی امور میں داخل ہونا اور انتظامی امور میں داخل ہونے کیلئے تکوینی امور کا جاننا ضروری ہے۔ قرآن عظیم کے ارشاد کے مطابق تکوینی علوم اللہ تعالیٰ نے صرف آدم کو سکھائے اور جہاں اپنی نیابت اور خلافت کا تذکرہ فرمایا ہے وہاں بھی پوری کائنات میں صرف آدم کو منتخب کیا۔

قضا و قدر

اللہ تعالیٰ نے کائنات کو اس لئے تخلیق کیا تاکہ وہ پہچانا جائے۔ پہچاننے کے لئے ضروری تھا کہ کائنات کے تخلیقی عناصر اور کائنات میں موجود تمام مخلوقات کی نوعیں اور افراد کا علم جاننے والا کوئی ہو۔ اس شعبے کو پر کرنے کیلئے اللہ نے کائنات کے نظامی امور انسان کو سکھا دیئے چونکہ یہ علوم براہ راست خالق کے تخلیقی فارمولوں سے متعلق ہیں۔ اس لئے انسان کی حیثیت اللہ تعالیٰ کے نائب کی ہو گئی۔ جب اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی نیابت و خلافت کے منصب پر فائز کر دیا تو یہ بات از خود یقینی ہو گئی کہ اللہ کے بنائے ہوئے تمام کائناتی شعبے اور ان شعبوں میں انسان کو تصرف کا حق حاصل ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے علم الاسماء کی روشنی میں انسان کو کائنات کے چلانے کا اور کائنات کو متحرک اور قائم رکھنے کا تفویض کر دیا ہے۔ نیابت کا یہی اختیار ہے جس کو قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے اپنی امانت کہا ہے۔ نیابت کے تذکرہ میں یہ ضروری ہو جاتا ہے کہ کائنات کی بنیادی حیثیت کو سمجھا جائے۔ کائنات جن اصولوں، قاعدوں اور فارمولوں پر تخلیق کی گئی ہے جن قاعدوں اور ضابطوں، مقداروں پر کائنات چل رہی ہے ان سب امور کے یکجائی پروگرام کا نام تکوین ہے۔ جس طرح کسی ملک کے انتظام شعبوں کو Administration کہا جاتا ہے، اسی طرح کائناتی نظام کو تکوین کہا جاتا ہے۔ حکمت تکوین پر جب ہم تفکر کرتے ہیں تو یہ بات لامحالہ زیر بحث آجاتی ہے کہ کائنات کس طرح وجود میں آئی۔ روحانیت کے ماہرین کا کہنا ہے کہ کائنات کی تشکیل چار شعبوں پر مشتمل ہے۔ کائنات کا پہلا مرحلہ اس طرح وجود میں آیا کہ کائنات کی موجودگی میں وسائل کا دخل نہیں ہے۔ بغیر اسباب و وسائل کے افراد کائنات کی موجودگی کے شعبے کو ابداء کہتے ہیں۔ یہ کائنات کا آغاز بھی ہے اور کائناتی انتظام کا پہلا شعبہ بھی ہے۔ یعنی کائنات کی موجودگی اس طرح وقوع پذیر ہو گئی کہ وسائل زیر بحث نہیں آئے۔ اللہ نے جب "کن" فرمادیا تو کائنات وجود میں آگئی۔ عالم موجودات میں شکل و صورت، حرکت و سکون کی طرزیں جب نمایاں ہوئیں اور زندگی کے مراحل وقوع میں آنا شروع ہوئے تو تکوین کا دوسرا حصہ بنا۔ اس شعبہ کا نام "خلق" ہے۔ تکوین کا

تیسرا حصہ شعبہ ''تدبیر'' ہے۔ جس میں موجودات کی زندگی کے تمام اعمال وحرکات ترتیب (زماں ومکاں) کیساتھ مرتب ہو گئے۔ چوتھا شعبہ تدلّی ہے۔ جسکا مطلب یہ ہے کہ افراد کائنات میں انتظامی امور کے تحت قضا و قدر کی حکمت اور فیصلے مرتب ہو گئے۔ اس کی Summary یہ ہے:

پہلا شعبہ جہاں تکوین کا آغاز ہوا یہ ہے کہ ساری کائنات وجود میں آ گئی۔ لیکن اسباب و وسائل کے بغیر موجود ہوگئی۔ جب کہ ہمارا مشاہدہ یہ ہے کہ کوئی چیز بغیر وسائل کے وجود میں نہیں آتی۔ زمین کے اوپر پھیلی ہوئی ایجادات اور تخلیقات اور نئی نئی چیزوں پر جب ہم تفکر کرتے ہیں تو ہمیں کوئی ایک چیز بھی نظر نہیں آتی جہاں وسائل کی محتاجی نہ ہو لیکن خالق کائنات کی تعریف یہ ہے کہ وہ اسباب وسائل کا محتاج نہیں ہے۔ اس کے ارادے واختیار سے از خود وسائل مہیا ہو جاتے ہیں اور یہ وسائل کائناتی خدوخال اختیار کر کے مظہر بن جاتے ہیں۔ دوسرا شعبہ یہ ہے کہ کائنات کے افراد کو اس بات کا علم حاصل ہوا کہ اس کے اندر حرکت وسکون ہے اور افراد کائنات میں ہر فرد شکل وصورت کا محتاج ہے۔ دوسرے شعبے میں کائنات میں حرکت کا آغاز ہو گیا۔ کائنات جب بغیر وسائل واسباب کے موجود ہوگئی تو اس کے اندر حرکت وسکون کی طرزیں نہیں تھیں اور نہ ہی کائنات کے افراد اپنی شکل وصورت سے واقف تھے ایک حیرت کا عالم تھا اور بس

دوسرے شعبے میں جب کائنات میں حرکت کا آغاز ہو گیا تو موجودات کی زندگی میں ترتیب واقع ہوگئی اور موجودات نے یہ جان لیا کہ میری اپنی ایک انفرادی حیثیت ہے۔ جب موجودات کے علم میں یہ بات آ گئی کہ اس کی اپنی انفرادی حیثیت ہے۔ اس کے اندر حرکت و سکون کی طرزیں موجود ہیں تو وہ اس بات سے بھی واقف ہو گئے کہ ان کی زندگی ایک ایسے دائرے میں بند ہے کہ جہاں قضا وقدر کے فیصلوں کے محتاج ہے۔

تکوین کے چار شعبے: (1) وسائل کے بغیر تخلیق
(2) حرکت کا آغاز (3) ترتیب اور خود شناسی
(4) مخلوق قضاوقدر کے فیصلوں کی محتاج ہے۔

کائناتی نظام

آدم کو تکوین کے چار شعبوں کا علم اس لئے عطا کیا گیا ہے کہ وہ کائنات میں اللہ تعالیٰ کے نائب کی حیثیت سے اپنے فرائض پورے کر سکے اور کائناتی امور کو چلا سکے۔ انسانی علوم اور اللہ کے علوم میں یہ واضح فرق ہے کہ انسان جب نائب کی حیثیت سے تکوینی نظام کو چلاتا ہے تو وہ اسباب ووسائل کا محتاج ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ جب چاہتے ہیں تو تخلیقات عمل میں آ جاتی ہے اور قضا وقدر کے فیصلے مدون ہو جاتے ہیں۔ انسان کو اللہ تعالیٰ نے جو مرتبہ عطا کیا ہے وہ یہ ہے کہ انسان کائنات میں واحد فرد ہے جو بحیثیت نائب کے' اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی کائنات کو اور کائنات میں موجود انتظامی امور کو اپنے اختیارات سے چلاتا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے انسان کو کائنات کی حاکمیت عطا کر دی ہے۔ حاکمیت کا وصف ہی دراصل نیابت' خلافت کے تقاضے پورے کرتا ہے اور جس طرح دنیاوی ایڈمنسٹریشن میں بے شمار لوگ اپنے اپنے شعبوں کو چلاتے ہیں' اس طرح کائنات میں بھی مختلف شعبوں کے سربراہ ہوتے ہیں اور ان کی سربراہی میں یہ کائناتی شعبے متحرک ہیں۔ میں نے ''لوح وقلم'' لکھتے ہوئے حضور قلندر باباؒ سے سوال کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے جب آدم کو نیابت وخلافت عطا کر دی تو انسان اللہ کی بنائی ہوئی کائنات میں کس طرح تصرف کرتا ہے اور جب کائنات پہلے سے وجود میں آ گئی اور قضاو قدر کے فیصلے مدون ہو گئے افراد کائنات حرکت وسکون کی طرزوں سے واقف ہو گئے تو پھر انسان نائب کی حیثیت سے کیا کام کرتا ہے۔ قلندر باباؒ نے فرمایا'' کائنات مسلسل تخلیق پذیر ہے۔ ہر آن ہر لمحے نئے نئے سیارے بنتے ہیں اور پرانے سیارے ٹوٹتے رہتے ہیں'' اللہ تعالیٰ کے بندے جو نیابت کے فرائض انجام دیتے ہیں ان امور کی نگہبانی کرتے ہیں۔ ان کی ڈیوٹی یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کائنات تخلیق میں کوئی نئی تخلیق کرنا چاہتے ہیں تو اپنے نائب حضرات کی ڈیوٹی لگا دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے یہ خاص بندے موجودات کی زندگی کے اسباب و وسائل' شکل و صورت' حرکت وسکون کی طرزیں متعین کر کے اللہ تعالیٰ کے دربار میں پیش کر دیتے ہیں اس کو ایڈمنسٹریشن کی زبان میں یوں سمجھئے کہ اللہ حکم دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے نائبین پالیسی بناتے ہیں اس پالیسی کو اگر اللہ تعالیٰ قبول کر لیتے ہیں تو انتظامی امور چلانے والے بے شمار افراد اس نظام پر عمل درآمد کرتے ہیں۔ تکوینی امور میں نائبین کیساتھ فرشتے بھی کام کرتے ہیں۔ لیکن فرشتوں کو ذاتی اختیار نہیں ہوتا۔ آدم بحیثیت خلیفۃ اللہ' اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی کائنات کا حاکم ہے۔ اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے اختیارات سے وہ کائنات کی حرکات وسکنات کو ایک ترتیب اور معین مقداروں کیساتھ قائم رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جب انسان کو اپنی نیابت وخلافت سونپی تو نیابت اور خلافت کے فرائض

انجام دینے کیلئے کائنات کی ساخت اور کائنات کی حرکات وسکنات اور کائنات کی زندگی سے متعلق تمام اسرار ورموز اسے سکھا دیئے۔ کائنات کی ساخت کو سمجھنے کیلئے ہم نے اس بات کی وضاحت کی تھی کہ کائنات میں انسان کی حکمرانی جس عالم سے شروع ہوتی ہے اس کو باطن کہتے ہیں اور جس عالم میں اس کی حکمرانی کا مظاہرہ ہوتا ہے اس کو ظاہر کہتے ہیں۔ عالم ناسوت میں خلیفۃ اللہ کے دیئے ہوئے احکامات میں نقش ونگار مرتب ہو کر ان کا نزول ہوتا ہے تو اس نزولی کیفیت کا نام زماں اور مکاں ہے۔ حرکت کے بے شمار شعبوں کا تعلق روح سے ہے اور روح کا تعلق تجلی سے ہے۔ تجلی کے دو شعبے ہیں ایک شعبہ اخفیٰ اور دوسرا شعبہ خفی ہے۔ لطیفہ اخفیٰ اور خفی روح اعظم ہے۔ تجلی کے نزول کے بعد پہلا تنزل جس شعبے میں واقع ہوتا ہے یا جہاں سے تجلی کے نقش ونگار اور حرکت کا مظاہرہ شروع ہوتا ہے اس شعبے کا نام لطیفہ سری ہے اور اس کے بعد جیسے جیسے نزول ہوتا رہتا ہے اسی مناسبت سے ماہیت اور فعلیت پیدا ہوتی ہوتی ہے۔ لطیفہ اخفیٰ اور خفی کو ثابتہ (روح اعظم) کہتے ہیں اور دوسرے دو شعبے سری اور روحی یا روح انسانی ہے اور باقی دو شعبے قلبی اور نفسی نسمہ ہے۔ روح کے چھ شعبے ہیں۔ دو شعبے باطنی اور چار شعبے ظاہری ہیں۔ باطنی شعبوں سے مراد تجلی مطلق ہے اور ظاہری شعبوں سے مراد حرکت اور نقش ونگار ہیں۔ تجلی کے پہلی رو کا نام ''نہر تسوید'' ہے تجلی کا پہلا نزول جہاں ہوتا ہے اس کا نام ''نہر تجرید'' ہے تجلی کے نزول کے بعد جب مزید نزول ہوتا ہے تو اس رو کا نام ''نہر تشہید'' اور نہر کا نام ''نہر تظہیر'' ہے۔ شیطانی وسوسوں کی ابتداء وہاں سے شروع ہوتی ہے جہاں تجلی کے نزول کے بعد نقش ونگار بنتے ہیں۔ تجلی کے نزول کے بعد نقش ونگار بننا تجلی سے دوری کے نتیجہ میں واقع ہوتا ہے۔ روح انسان کا پہلا شعبہ سری ہے اسی مقام سے وسوسوں کی ابتداء ہوتی ہے۔ یہی شعبہ ہے جہاں وسوسوں اور شکوک وشبہات میں مبتلا ہو کر انسان مطلقیت اور صفت ربانیت کو بھولنے کی کوشش کرتا ہے۔ یعنی اپنی اصل سے گریز کرتا ہے۔ گریز سے مراد یہ ہے کہ انسان تجلی مطلق سے دور ہو گیا۔ شیطانی وسوسوں سے محفوظ رہنے کیلئے یہ ضروری ہے کہ انسان علم الاسماء کے ان علوم کو جانتا ہو جن علوم کے ذریعہ انسان کو تجلی سے واقفیت حاصل ہوتی ہے۔

تصرف اور علم شے

جب تک کسی شے کا علم وجود نہیں بنتا اس وقت تک شے مظہر نہیں بنتی۔ ہم سب کو معلوم ہے کہ کائنات اللہ تعالیٰ کا ذاتی علم اور وصف ہے۔ جب اللہ نے کائنات کو بنانا چاہا تو کائنات کے خدوخال حرکات و سکنات نقش ونگار اور کائنات کو زندہ رکھنے کیلئے وسائل کی فراہمی یہ سب اللہ تعالیٰ کے ذہن میں پہلے سے موجود تھا۔ کائنات اور کائنات کے تمام اجزائے ترکیبی پہلے اللہ تعالیٰ کے ذہن میں موجود تھے اور اللہ تعالیٰ کے ذہن میں موجودگی اللہ تعالیٰ کا علم ہے۔ کائنات پہلے علم ہے پھر شے ہے۔ علم شے چونکہ اللہ کا براہ راست ذاتی علم ہے اس لئے اللہ تعالیٰ کے علم کو دوام حاصل ہے۔ شے چونکہ علم کے بعد کی مظاہراتی شکل وصورت ہے اس لئے اسکو فنا ہے۔ شے کی تخلیق میں یہ بات مخفی ہے کہ شے ہر آن گھٹتی ہے اور ہر آن بڑھتی ہے۔ گھٹنے بڑھنے کا عمل بالآخر فنا ہے۔ اللہ کا علم تجلی ہے۔ تجلی تنزل کرتی ہے تو نور بن جاتی ہے اور نور تنزل کرتا ہے تو روشنی بن جاتی ہے۔ مظہر، تجلی اور نور سے تخلیق ہوتا ہے تجلی اور نور میں گم ہو جاتی ہے۔ تصوف میں ایک اصطلاح ''تصرف'' ہے تصرف یہ ہے کہ کسی شے کے خدوخال میں تبدیلی واقع ہو جائے۔ تصرف یہ بھی ہے کہ انسان خیالات ارادے اور اختیار کو تصرف کے تابع کر دیا جائے۔ تصرف علم شے میں ہوتا ہے۔ شے میں نہیں ہوتا۔ باریک بین نظر سے دیکھا جائے تو کہا جائے گا کہ ساری کائنات اللہ کا تصرف ہے یعنی اللہ کے ذہن میں جس طرح علم شے تھا اللہ تعالیٰ نے اس علم میں تصرف کر کے کائنات کو وجود بخش دیا۔ روحانی انسان اسی قانون کے تحت علم شے میں تصرف کرتا ہے۔ تصرف کی تین قسمیں ہیں۔ معجزہ۔ کرامت۔ استدراج

استدراج وہ علم ہے جو اعراف کی بری روحوں یا شیطان پرست جنات کے زیر سایہ کسی آدمی میں مخصوص حالات کی بنا پر پرورش پاتا ہے یعنی شیطانی صفت لوگ' ان کا تعلق اعراف کے روحوں سے ہو یا ان کا تعلق شیطانوں سے ہو ایسے آدمی کو اپنا شکار کر لیتی ہے۔ جو ذہنی طور پر یکسو رہتا ہے یا اسے قدرتی طور پر یکسوئی حاصل ہوتی ہے۔ یہ شیطانی طاقتیں اس کی روح میں یعنی علم شے میں تصرف کر کے اپنا ہم خیال بنا لیتی ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ شیطانی اور شیطانی گروہ میں تصرف اور تصرف کا عمل دخل ہے۔ جس طرح ایک روحانی انسان کے تصرف سے شے پر براہ راست اثر پڑتا ہے اس طرح بری روح یا شیطان کے تصرف سے بھی شے پر اثر مرتب ہوتا ہے جس طرح ایک روحانی انسان فرشتوں کی حرکات وسکنات کو دیکھ سکتا ہے۔ اس طرح شیطانی گروہ سے تعلق رکھنے والا بندہ بھی ملائکہ کی حرکات سکنات دیکھ سکتا ہے۔ اس کی مثال سیدنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں ملتی ہے۔

(1) حضور ﷺ کے زمانے میں ابن صیاد نام کا ایک لڑکا تھا۔ حضور ﷺ جب اس لڑکے کے قریب تشریف لے گئے اور اس سے گفتگو کے بعد جو کچھ ارشاد فرمایا اس کا لب لباب ہے کہ یہ لڑکا فرشتوں کی حرکات و سکنات دیکھتا تھا اور فرشتوں کی حرکات وسکنات سے بھی واقف تھا لیکن اس کا علم ناقص تھا۔

(2) صاحب استدراج کو جو علم حاصل ہوتا ہے (اس کا تعلق چاہے آسمانی دُنیا سے ہو) اس میں شک ہوتا ہے۔

(3) ابن صیاد فرشتوں کی سرگرمیوں کو دیکھتا تھا۔ فرشتوں کی آوازیں بھی سنتا تھا لیکن اس کا علم محدود تھا اس واقع میں ہمیں بہت بڑا سبق ملتا ہے۔

ہمارے علماء اور بڑے بڑے دانشور یہ کہتے ہیں کہ کوئی انسان علم الغیب نہیں سیکھ سکتا۔ کوئی انسان اللہ تعالیٰ کا دیدار کر کے اللہ تعالیٰ سے ہم کلام نہیں ہوسکتا۔ فرشتوں کی بات نہیں کرسکتا۔ غور طلب بات یہ ہے کہ جب شیطان کے ایک گروہ کا ایک بندہ ملائکہ کی سرگرمیاں دیکھ سکتا ہے' ملائکہ کی آوازیں سن سکتا ہے' حضور ﷺ کے بارے میں علم رکھتا ہے (وہ علم ناقص ہی سہی) حضور ﷺ کی رسالت کا تذکرہ کرتا ہے تو یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک خدا پرست بندہ آسمانی دُنیا میں داخل نہ ہو اور فرشتوں سے متعارف نہ ہوسکے۔ حضور ﷺ حضرت عمرؓ کے ساتھ ابن صیاد کے پاس تشریف لے گئے اس سے گفتگو فرمائی۔ حضرت محمد الرسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ اس کو غیب بینی کا علم حاصل نہیں ہے بلکہ یہ فرمایا کہ اس کا علم ناقص ہے۔ جب ابن صیاد نے رسول اللہ ﷺ کے بارے میں بتایا تو آپ ﷺ نے فرمایا ''تو شک میں پڑ گیا۔''

علم استدراج کی حیثیت تو مسلم ہے لیکن اس علم میں شک و شبہات کا دخل ہے اور اس پر یقین نہیں کیا جاسکتا۔

استدراج: استدراج کے برعکس جب انسان غیب کی دُنیا میں داخل ہوتا ہے فرشتوں کی (Activities) دیکھتا ہے تو اس کا علم ناقص نہیں ہوتا اور نہ اس کے علم میں شکوک وشبہات در آتے ہیں اور جیسے جیسے ترقی کرتا ہے اس کا محدود علم لامحدود ہوتا رہتا ہے۔ غیب کی دُنیا میں لفظ اور معنی کوئی چیز نہیں۔ ہر لفظ ایک شکل رکھتا ہے۔ خواہ وہ وہم ہی کیوں نہ ہو۔ وہم ہو خیال ہو احساس ہو کائنات میں ہر شے کی شکل وصورت ہوتی ہے۔ شکل وصورت کیساتھ ساتھ اس کے اندر توازن ہوتا ہے۔ وہ چیز نظر آئے نہ آئے' اس کے اندر خدوخال ہوتے ہیں۔ ہر آدمی دیکھتا ہے کہ وہم کا مریض تقریباً زندگی سے کٹ جاتا ہے اور وہم کی طاقت سے اس کا دماغ بکھر جاتا ہے۔ زندگی ایک نقطے پر رُک جاتی ہے اور آہستہ آہستہ وہ معاشرے میں عضو معطل بن کر زندگی گزارتا ہے۔ وہم میں شکل وصورت' وزن اور طاقت نہ ہو تو کوئی آدمی وہم میں مبتلا ہوکر مریض نہیں بن سکتا ہے۔ ہوا ایک شے ہے جو آنکھوں سے نظر نہیں آتی لیکن جب ہوا کے جھکڑ چلتے ہیں تو اس کی طاقت کا مظاہرہ ہوتا ہے۔ اگر ہوا کی شکل وصورت نہیں ہے ہوا میں خدوخال نہیں ہے ہوا میں طاقت نہیں ہے تو طوفانی ہواؤں سے بڑی بڑی بستیاں نیست و نابود کس طرح ہوجاتی ہیں؟ ہر فرد جانتا ہے کہ جب ہوا تیز چلتی ہے تو انسان کے جسم پر ہوا کے اثرات براہ راست مرتب ہوتے ہیں۔ یہ محسوس ہوتا ہے کہ کوئی چیز جسم سے ٹکرا کر گزر رہی ہے۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ کوئی شے نظر آتی ہو یا نظر نہ آتی ہو اس کی شکل وصورت ہے اس میں وزن ہوتا ہے اس میں طاقت ہوتی ہے۔ اسی طاقت سے آدمی اور دوسری مخلوق متاثر ہوتی ہے۔ اگر انسان کوشش کرے یا ایسے حالات اس کے ساتھ پیش آجائیں جن حالات کی بناء پر وہ یکسو ہو جائے تو اس کے اندر چھٹی حس بیدار ہو جاتی ہے۔ انسان کے اندر پانچ حواس کے علاوہ بے شمار حواس کام کرتے ہیں۔ یوں سمجھئے کہ پانچ حواس میں ہر حواس بے شمار حسوں سے مرکب ہے۔ اگر ان کی تعداد کا اندازہ لگایا جائے تو انسانی زندگی کے اندر وہ زندگی جسمانی ہو یا روحانی ہو برزخ کی زندگی ہو یا اعراف کی زندگی' جتنی حسیں کام کرتی ہیں ان کی تعداد کم وبیش ساڑھے گیارہ ہزار ہے۔ چھٹی حس مادی آنکھوں کی طرح ہر چیز کو دیکھتی ہے۔ چھٹی حس سے دیکھنے کے عمل کو ''غیب بینی'' کہتے ہیں۔ عبرانی زبان میں نبی غیب بین کو اور رسول غیب کے قاصد کو کہتے ہیں۔

ابن صیاد حضور ﷺ کو اس لئے نہیں سمجھ سکا کہ اسے روحانی طرزوں میں معرفت الٰہی حاصل نہیں تھی۔ استدراج کا علم اپنی ذات تک محدود ہوتا ہے۔ استدراج کے علم میں چونکہ شک وشبہات ہوتے ہیں اس لئے یہ علم ناقص اور محدود ہے۔ استدراج اور علم نبوت میں یہی فرق ہے کہ علم نبوت کے راستے پر چلنے والا سالک اور منزل رسید عارف غیب بینی کی حدود سے نکل کر اللہ کی معرفت تک پہنچ جاتا ہے۔ علم نبوت سے فیض یافتہ بندے کے اندر شکوک وشبہات باقی نہیں رہتے اور یہ علم ناقص علم نہیں ہوتا۔ علم نبوت لامحدود ہے۔ جبکہ استدراج محدود ہوتا ہے۔ چونکہ علم محدود ہوتا ہے بے یقینی اور وسوسے اس میں شامل ہوتے ہیں اس لئے یہ علم شیطانی علم ہے۔ اس علم کے زیراثر جو خرق عادت صادر ہوتی ہیں اس کو استدراج کہتے ہیں۔ علم روحانیت میں کسی ایسے بندے سے خرق عادت صادر ہو جو اللہ کا پیامبر ہے اور اللہ کا نبی ہے تو اس کو معجزہ کہتے ہیں۔ ایسے روحانی بندے سے جو انبیاء کے بتائے

ہوئے راستوں پر چلتا ہے اور نبیوں کی روحوں سے اس کا تعلق قائم رہتا ہے ملائکہ اور انبیاء کی ارواح اس کی روح کے اندر تصرف کرتی ہیں۔ اگر حرق عادت صادر ہوتی ہے تو اسے کرامت کہتے ہیں۔ استدراج کے زیر اثر جو تصرف کیا جاتا ہے اس کا اثر عارضی اور غیر مستقل ہوتا ہے۔ اتنا عارضی اور غیر مستقل کہ فضاء کے ردو بدل سے خود بخود ختم ہو جاتا ہے۔ اگر کسی آدمی پر جادو سفلی (استدراج) کا اثر ہو جائے اور وہ پانی پر سے گزر کر ایک مقام سے دوسرے مقام پر چلا جائے تو جادو کا اثر ختم ہو جاتا ہے۔ اس کے برعکس علم حق یا انبیاء کے علم کے تحت تصرف کا اثر مستقل ہوتا ہے۔ جب تک صاحب تصرف اثرات کو خود ختم نہ کرے تصرف کے اثرات قائم رہتے ہیں۔ سیدنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے کہ بیعت کرنے سے پہلے اچھی طرح دیکھ بھال کر لو یہ بھی فرمایا ہے کہ آدمی بیعت کر کے بیعت توڑ نہیں سکتا۔ بیعت کے سلسلے میں یہ قانون فکر طلب ہے کہ سالک بیعت کر کے از خود آزاد نہیں ہو سکتا۔ روحانی بندہ کا تصرف چونکہ مستقل ہوتا ہے اس لئے جب تک مرید تصرف ختم نہیں کرتا ۔ مرید تصرف کے اثر سے آزاد نہیں ہوتا۔ اگر مرید اپنے مرشد سے ناراض ہو کر اس راستے سے انحراف کرتا ہے جس راستے پر مرشد نے ڈال دیا ہے تو وہ چکی کے دو پاٹوں میں پس جاتا ہے کیونکہ مرشد تصرف ہٹانے پر آمادہ نہیں۔ مرید کی اتنی سکت نہیں کہ تصرف کا مقابلہ کر سکے۔ نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ مرید دماغی طور پر پست ہو جاتا ہے اور اس کی شعوری کیفیات معطل ہو جاتی ہیں اس لئے ضروری ہے کہ بیعت کرنے میں جلد بازی کا مظاہرہ نہ کیا جائے۔ دیکھ بھال کر اور پرکھ کر بیعت کی جائے۔ مرشد تصرف اس لئے ختم نہیں کرتا کہ تصرف ختم کرنے سے مرید کے شعور میں سے وہ انوار اور روشنیاں ختم ہو جاتی ہیں جو اس نے بڑی محنت سے جمع کی ہیں۔ روحانی راستہ پر چلنے کیلئے اس بات کا علم ہونا ضروری ہے کہ راستہ دکھانے والا خود بھی اس راستہ سے واقف ہے یا نہیں۔

میرے ایک دوست بہت بڑے پیر صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے عرض کی کہ روحانی ڈائجسٹ (ماہنامہ) اولیاء اللہ کی تصنیف ہے۔ روحانی علوم سکھاتا ہے۔ علم الاسماء کے بارے میں وضاحت کرتا ہے۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے دلی اور روحانی رشتہ جوڑتا ہے۔ آپ اپنے مریدوں میں اسے متعارف کرائیں پیر صاحب نے فرمایا روحانی ڈائجسٹ میں پڑھتا ہوں۔ اس سے استفادہ کرتا ہوں۔ مرید حضرات کو اس لئے پڑھنے کو نہیں دیتا کہ اس رسالے میں روحانی کیفیات شائع ہوتی ہیں کسی نے مجھ سے میری کیفیات کے بارے میں پوچھ لیا تو میں کیا جواب دوں گا۔ بس اللہ نے بھرم رکھا ہوا ہے۔

معجزہ کرامت استدراج

طرز فکر میں اگر رحمانی علوم کا غلبہ ہے اور انسانی شعور علم نبوت کے زیر اثر کوئی عمل کرتا ہے اور اس عمل کے نتیجے میں کوئی حرق عادت صادر ہوتی ہے اسے کرامت کہتے ہیں۔ اگر یہی عادت کسی نبی سے سرزد ہوتی ہے تو اس کا نام معجزہ ہے۔ لیکن اگر یہی حرق عادت کسی ایسے انسان سے صادر ہوتی ہے جس انسان کے شعور میں رحمانی علوم کا غلبہ نہیں ہے اور طرز فکر میں شکوک وشبہات اور وسوسوں کی دُنیا آباد ہے تو اس کا نام جادو ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قصے میں اللہ تعالیٰ نے اس بات کو وضاحت کیساتھ بیان کیا ہے۔ فرعون کا دربار لگا ہوا ہے۔ ایک طرف فرعون کے پروردہ کاہن اور نجومی کھڑے ہیں دوسری طرف ایک فرد واحد اللہ کا پیامبر حضرت موسیٰ علیہ السلام کھڑے ہیں۔ جادوگر رسیاں اور بانس پھینکتے ہیں تو حرق عادت کا ظہور ہوتا ہے۔ رسیاں سانپ اور بانس اژدھے بن جاتے ہیں اور موسیٰ علیہ السلام اپنا عصا پھینکتے ہیں تو یہ عصا ایک بڑا اژدھا بن کر فرعون کے دربار میں دوڑتے ہوئے بے شمار سانپوں اور اژدھوں کو نگل لیتا ہے۔ فرعون کے دربار میں موجود تمام کاہن اور جادوگر جب اپنے فن کا مظاہرہ کرتے ہیں تو ان کے پیش نظر فرعون کی خوشنودی ہے اور اس فن کے مظاہرے میں دنیاوی لالچ اور فرعون سے قربت کا احساس ہے۔ اس کے برعکس موسیٰ علیہ السلام نے جب معجزہ دکھایا تو انکے ذہن میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ہے۔ ان کے ذہن میں یہ بات نہیں تھی کہ میں بہت بڑا فن کار ہوں انہیں انعام کا لالچ نہیں تھا۔ ایک فرد واحد بہت بڑے دربار میں سینکڑوں جادوگروں کے سامنے جا کھڑا ہوتا ہے۔ اس کے ذہن میں صرف یہ بات ہے کہ لوگوں تک اللہ کا پیغام پہنچانا ہے۔

اس واقعہ سے روحانیت اور استدراج کا فرق واضح ہو جاتا ہے۔ اگر حرق عادت میں دنیاوی لالچ اور اللہ سے دوری کے عناصر موجود ہیں تو وہ جادو یا استدراج ہے اور اگر حرق عادت میں محض اللہ کی خوشنودی ہے تو معجزہ یا کرامت ہے۔ سوال یہ ہے کہ استدراج جس کا نام ہم تخریب کے علاوہ کچھ نہیں رکھ سکتے کیسے وجود میں آیا۔ آپ جانتے ہیں کہ کائنات کی اصل تجلی ہے۔ کائنات کے شروعات تجلی سے شروع ہوتی ہے اور تجلی کائنات کے ہر ذرے میں گشت کرتی رہتی ہے اور اس طرح گشت کرتی ہے............(جاری ہے)

تحریر: حکیم غلام سرور شباب۔ حویلی لکھا

دعوت خلخلۃ الھوا

1۔ محبت وتسخیر کے لئے: جب کسی کو اپنی محبت میں بے قرار کرنا چاہیں تو ہرن کی جھلی پر سعد وقت کا انتخاب کر کے عروج ماہ میں پہلی خاتم زعفران اور مالورد کی روشنائی سے تحریر کریں اور نیچے اپنے مقصد کی عزیمت بھی تحریر کریں۔ مثلاً اس مقصد کے لئے اس طرح بھی عزیمت تحریر کر سکتے ہیں۔ ''یَا خُدَّامُ ھٰذِہِ الْاَسْمَآءِ تَوَکَّلُوْا بِمُحَبَّۃِ فلاں وفلاں'' پھر اس پر دعوت خلخلۃ الھوا سات مرتبہ پڑھ کر دم کریں ہر مرتبہ آخر میں ایک بار مندرجہ بالا عزیمت بھی پڑھیں۔ اب اس کو کسی شیریں پھل دار درخت کی شاخ پر باندھ دیں تاکہ ہوا میں لہراتا رہے پس جوں جوں تعویذ ہوا میں لہرائے گا۔ توں توں مطلوب کا دل بیقرار ہوگا اور وہ آپ کی محبت میں دیوانہ ہوکر حاضر ہوگا۔

2۔ کسی کو اپنی محبت میں سرشار کرنا: جب کسی کو اپنی محبت میں سرشار کرنا چاہیں تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ ساتوں خاتم الگ الگ ایک کوری ٹھیکری پر تحریر کریں۔ اور ہر ایک کے نیچے مندرجہ ذیل عزیمت بھی تحریر کریں۔ یَا خُدَّامُ ھٰذِہِ الْاَسْمَآءِ تَوَکَّلُوْا بِحَلَبِ فلاں بِنْتِ فلاں دَر عِشق فلاں بن فلاں پھر روزانہ ایک ٹھیکری پر تین مرتبہ دعوت پڑھ کر دم کریں اور ہر مرتبہ آخر میں ایک بار مندرجہ بالا عزیمت بھی پڑھیں۔ اور اس ٹھیکری کو آگ میں دفن کر دیں روزانہ اسی طریقہ کے مطابق ایک ٹھیکری پڑھ کر زیر آتش دفن کر دیا کریں سات روز پورے نہ ہونگے کہ مطلوب آپ کے عشق میں دیوانہ ہوکر حاضر ہوگا۔

3۔ حاضری مطلوب کے لئے: جب مطلوب کو حاضر کرنا چاہیں تو اس طریقہ کو استعمال کریں مطلوب رُوئے زمین میں جہاں کہیں بھی ہوگا حاضر ہو جائے گا۔ مطلوب کا مستعمل پارچہ لے کر اس پر پہلی، دوسری اور تیسری خاتم تحریر کریں پھر اس کا فلیتہ بنا کر نئے چراغ میں روغن چنبیلی ڈال کر عشاء کے بعد چراغ روشن کریں اور سامنے بیٹھ کر روزانہ پانچ مرتبہ دعوت پڑھیں پانچ راتوں تک مسلسل ایسا ہی کریں۔ پانچ راتیں پوری نہ ہونگی کہ مطلوب حاضر ہو جائے گا۔

4۔ رزق میں خیر وبرکت اور ترقی کے لئے: اگر آپ کی خواہش ہو کہ گاہک زیادہ آئیں اور کاروبار میں خیر وبرکت اور ترقی ہو تو ساتوں خاتم ایک زرد رنگ کے کاغذ پر تحریر کر کے کاروبار کی جگہ آویزاں کر دیں اور یہی ساتوں خاتمیں درخت سدرہ کے سات پتوں پر ایک ایک کر کے تحریر کریں۔ پھر ان پتوں کو خشک کر کے سفوف کریں اور کاروبار کی جگہ بکھیر دیں مگر سفوف کرنے سے قبل ساتوں پتوں پر سات مرتبہ دعوت پڑھ کر دم کریں۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے کاروبار میں خیر وبرکت اور بے حد ترقی ہوگی۔ گاہک زیادہ آئیں گے تجارت خوب ہوگی۔

5۔ چور معلوم کرنا: اگر کوئی چیز چوری ہوگئی ہو اور چور کا پتا نہ چلتا ہو یا چور اقرار نہ کرتا ہو۔ اور اس سے چوری کا اظہار واقرار کروانا مقصود ہو۔ تو روٹی کے سات ٹکڑوں پر ساتوں خاتم ایک ایک کر کے تحریر کریں اور سات مرتبہ دعوت پڑھ کر دم کریں پھر ان لوگوں کو جن پر چوری کا گمان ہو ان کو ایک ایک ٹکڑا کھانے کو دیں چور روٹی کا ٹکڑا نہ کھا سکے گا۔ چور معلوم کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ ایک لوٹے میں جن لوگوں پر چوری کا شبہ ہو ایک ایک کا نام لکھ کر ڈال دیں ایک ایک بار دعوت پڑھیں چور کا نام ڈالنے پر لوٹا گھوم جائے گا۔ اور چور چوری کا اقرار کرلے گا۔

6۔ سردرد کی تکلیف دور کرنا: جب کسی کو سردرد شدید ہو تو ساتوں خاتم ایک کاغذ پر تحریر کریں اور سات بار دعوت پڑھ کر دم کر کے مریض کے سر پر باندھ دیں۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے درد ختم ہو جائے گا۔

7۔ ہر قسم کی درد ختم کرنے کے لئے: گولر کی لکڑی پر پہلی خاتم تحریر کریں۔ اور اس پر بغیر تعداد کے دعوت پڑھیں آپ کے پاس ایک لوہے کا کیل ہونا چاہیئے۔ اس کیل کی نوک کو پہلے خانہ میں ہلکا سا دبا کر رکھیں اور ایک بار دعوت پڑھیں اگر درد ختم ہو جائے تو کیل کو اسی خانہ میں گاڑ دیں بصورت دیگر دوسرے خانہ میں کیل کی نوک دبا کر پھر ایک بار دعوت پڑھ کر دم کریں درد ختم ہونے پر کیل گاڑ دیں اگر درد ختم نہ ہو تو چند بار یہ عمل کریں اللہ تعالیٰ کے

حکم سے درد ختم ہو جائے گا۔

8۔ آشوب چشم دور کرنے کے لئے: زیتون کے سات پتوں پر ایک ایک کر کے ساتوں خاتم تحریر کریں۔ اور پھر ان کو پانی میں ڈال دیں اور ایک مرتبہ دعوت پڑھ کر اس پانی پر دم کریں پھر اس پانی سے آشوبِ چشم کا مریض اپنی آنکھوں کو دھوئے اور تھوڑا تھوڑا پانی پیتا رہے اللہ پاک کے حکم سے آشوب کا مرض ختم ہو جائے گا۔ اگر تین بار دعوت پڑھ کر آنکھوں کی درد کی تکلیف ختم کرنے کے لئے دم کرنے سے ہر قسم آنکھوں کا درد ختم ہو جاتا ہے۔

9۔ کثرت طمث کی بیماری ختم کرنے کے لئے: اگر کسی عورت کو کثرت طمث کی بیماری ہو اور کسی علاج سے نہ جاتی ہو۔ اس کے لئے علاج کا طریقہ یہ ہے کہ ساتوں خاتم الگ الگ کاغذ پر تحریر کریں اور ان پر سات مرتبہ دعوت پڑھ کر دم کر دیں۔ پہلی خاتم مریضہ کو دیں کہ وہ اسے اپنے پیٹ پر ناف والے حصہ پر باندھ لے باقی چھ خاتموں کو ترتیب وار ایک ایک کر کے روزانہ دھو کر پی لیا کرے ان شاء اللہ کثرت طمث کا مرض ختم ہو جائے گا اور مریضہ تندرست ہو جائے گی۔

10۔ نکسیر ختم کرنے کے لئے: سات کاغذوں پر ساتوں خاتم الگ الگ تحریر کریں۔ اور ان پر سات بار دعوت پڑھ کر دم کر دیں۔ پھر نکسیر کر مریض یا مریضہ کو ایک ایک کر کے دھو کر پلا دیں اللہ کے حکم سے نکسیر ختم ہو جائے گی۔

11۔ آسانی ولادت کے لئے: پہلی خاتم لکھ کر اس پر سات بار دعوت پڑھ کر دم کر دیں۔ پھر یہ تعویذ دردِ زہ والی عورت کے بازو پر باندھ دیں اللہ پاک کے حکم سے بچہ وقت پر پیدا ہو گا۔

12۔ عورت کے پستانوں میں دودھ زیادہ کرنے کے لئے: اگر بچہ والی عورت کا دودھ کم ہو اور بچہ کی بھوک ختم نہ ہوتی ہو ایسی عورت کے لئے ساتوں خاتموں کو ایک کاغذ پر لکھ کر اس پر صرف ایک بار دعوت پڑھ کر دم کر دیں اور پھر تعویذ بنا کر عورت کو دیں کہ وہ اسے گلے میں ڈال لے تاکہ تعویذ اس کے پستانوں کو چھوتا رہے۔ اللہ پاک کے حکم سے دودھ زیادہ آئے گا۔

13۔ واجع المفاصل کا مرض ختم کرنا: لیموں کے سات پتے لے کر ہر ایک پر ایک ایک خاتم تحریر کریں۔ پھر ان پر سات مرتبہ دعوت پڑھ کر دم کریں۔ اور روزانہ ایک ایک کر کے جوڑوں کے درد والے مریض کو کھلا دیا کریں۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے مریض شفایاب ہو جائے گا۔

14۔ شدید بخار کے مریض کا علاج: بخار والے مریض کے لئے ساتوں ختم سات کاغذوں پر الگ الگ تحریر کریں۔ پھر ان پر پانچ بار دعوت پڑھ کر دم کر دیں۔ تپ محرقہ والے مریض کو روزانہ ایک خاتم کا بخور دیں۔ قدرت کاملہ اسے صحت عطا فرمائے گی۔

15۔ ظالم کی زبان بندی کرنا: جب کسی ظالم دشمن کی زبان بندی کرنا چاہیں تو ایک سوتی دھاگہ جو موٹا ہو لے کر اس پر سات گرہیں لگائیں اور ہر گرہ پر ایک بار دعوت پڑھیں ہر بار آخر میں ان الفاظ کا اضافہ کریں "عقد اللسان فلاں بن فلاں درمحبت فلاں بن فلاں" سات گرہیں لگانے کے بعد ایک دھاگہ کو کسی ویران جگہ دفن کر دیں۔ دشمن کی زبان بند ہو جائے گی اور وہ کبھی خلاف نہ بولے گا۔

16۔ بدن کی خارش اور جلن کا علاج: ساتوں خاتم الگ الگ ایک کاغذ پر لکھ کر ان پر تین بار دعوت پڑھ کر دم کریں۔ مریض روزانہ ایک تعویذ اپنے بدن پر پھیر کر اسے آگ سے جلا دیا کرے۔ سات روز میں صحت ہو گی۔

17۔ جنات کو جلانے کے لئے: آسیب زدہ مریض کا پہنا ہوا کپڑا لے کر اس پر ساتوں خاتم تحریر کریں اور اس کا فلیتہ بنا کر اسے جلا کر بجھا دیں تاکہ آہستہ آہستہ سلگتا رہے اور اس کا دھواں آسیبی مریض کے ناک تک پہنچتا رہے جبکہ عامل دعوت کو لاتعداد پڑھتا رہے پس جنات جل جائیں گے اُسی وقت اور ساعت میں مریض صحت یاب ہو جائے گا۔

18۔ حاکم افسران کو مسخر کرنا: ایک کاغذ پر ساتوں خاتم لکھیں اور اس کو سامنے رکھ کر تین بار دعوت پڑھ کر دم کریں پھر اس کا تعویذ بنا کر اپنے پاس رکھیں۔ اور حاکم افسر کے پاس جائیں اس پر ہیبت طاری ہو گی اور آپ کا مسخر ہو گا۔

19۔ دشمن پر فتح پانے کا طریقہ: ساتوں خاتم ایک کاغذ پر لکھ کر اس پر تین بار دعوت پڑھ کر دم کریں۔ اور اس کا تعویذ بنا کر اپنے پاس رکھیں۔ دشمن کا خوف آپ کے دل سے ختم ہو گا۔ اور دشمن سے مقابلہ میں حامل خاتم کو فتح حاصل ہو گی۔

20۔ دشمن پر بیماری مسلط کرنا: اگر کسی ظالم دشمن پر بیماری مسلط کرنا چاہیں یا اسے ہلاک کرنے کا ارادہ ہو تو پہلی خاتم روٹی کے ایک ٹکڑے پر کتابت کریں اور اکیس بار اس پر دعوت پڑھ کر دم کر دیں پھر اسے ایک زندہ مچھلی کو کھلا کر اسے دریا میں ڈال دیں۔ ایک ہفتہ کے اندر اندر دشمن بیماری میں مبتلا ہو کر راہی عدم ہو گا۔

21۔ ظالم دشمن پر بخار مسلط کرنا: سیاہ مرغی

کا ایک انڈا لے کر سیاہ مرغی ہی کے خون سے انڈے پر دوسری خاتم لکھیں اور پھر اس پر اکیس بار دعوت پڑھ کر دم کر دیں۔ اور انڈے کو زیر آتش دفن کر دیں جس طرح انڈے کو گرمی پہنچے گی اس طرح دشمن کا بدن جلے گا۔ جب تک انڈا آگ کے قریب دفن رہے گا تب تک دشمن کا بدن جلتا رہے گا۔ اور ہمیشہ بخار میں جلتا رہے گا۔ اگر انڈا نکال کر دھو دیں تب دشمن کو سکون محسوس ہوگا۔

22۔ ظالم دشمن کے گھر میں سنگ باری کرانے کا طریقہ: ایک سکورہ آب نا رسیدہ لے کر اس پر دوسری خاتم سر کہ ایلوا سیاہ روشنائی میں ملا کر لکھیں اور خاتم کے نیچے برجم دار فلاں بن فلاں تحریر کریں۔ اور پھر اس پر اکتالیس مرتبہ دعوت پڑھ کر دم کریں۔ اور اسے دشمن کے گھر میں دفن کر دیں۔ اس کے گھر میں سنگ باری شروع ہو جائے گی۔ جب تک سکورہ نہ نکالیں گے سنگ باری ہوتی رہے گی۔

23۔ عداوت اور جدائی پیدا کرنا: جن افراد میں عداوت اور جدائی پیدا کرنا ہو۔ نیلے رنگ کے کپڑے پر دوسری خاتم تحریر کر کے نیچے ان کا نام اور مقصد بھی لکھ دیں پھر اس کپڑے کو کسی ایک کے گھر میں دفن کروا دیں اگر ایسا ممکن نہ ہو تو دھو کر پانی ان کے گھروں میں چھڑک دیں۔ عداوت اور جدائی پیدا ہو جائے گی۔

24۔ ظالم دشمن کو تباہ و برباد کرنا: کسی نحس وقت میں نحس جانور کے چمڑے پر ساتویں سر کہ ملی ہوئی روشنائی سے لکھ کر اس پر اکیس بار دعوت پڑھ کر دم کر دیں۔ اور اسے ظالم دشمن کے گھر میں دفن کر دیں۔ بہت جلد اس کا گھر ویران ہو جائے گا اور وہ تباہ و برباد ہو جائے گا۔

25۔ جادو سحر کے بد اثرات ختم کرنا: ایسا مریض جس پر سحر جادو کے قوی ترین اثرات ہوں اور کسی بھی طرح ختم نہ ہوتے ہوں یہاں تک کہ عاملین و حکما علاج سے عاجز آ چکے ہوں۔ جہاں مریض قریب المرگ ہو۔ وہاں یہ علاج ایک مسیحا سے کم نہیں ہے۔ مگر اس کا طریقہ علاج عجب ہے۔ یہ طریقہ فیلسوف الماہر والحکیم الحاذق ابی مسلمہ استاد المجریطی الاندلسی نے غایۃ الحکیم میں اور امام احمد بن محمد بونی نے منبع اصول الحکمۃ درج کیا ہے طریقہ علاج یوں ہے کہ سحر جادو کے پرانے مریض کے دائیں ہاتھ پر پہلی خاتم اور بائیں ہاتھ پر دوسری خاتم، دائیں ران پر تیسری خاتم اور بائیں ران پر چوتھی خاتم، پیٹھ پر پانچویں خاتم، سینے پر چھٹی خاتم، اور ناف پر ساتویں خاتم تحریر کی جائے۔

پھر مسحور کی دائیں ہتھیلی پر یہ آیت لکھیں۔ وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَیِّ الْقَیُّوْمِ ط وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا (سورۃ طٰہٰ آیت ۱۱۱) اور بائیں ہتھیلی پر یہ آیت لکھیں۔ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا یَخٰفُ ظُلْمًا وَّلَا هَضْمًا (سورۃ طٰہٰ آیت ۱۱۲) مسحور چت لیٹا ہوا ہو۔ اور عامل سات بار دعوت پڑھ کر دم کرے۔ اس دوران تخم حرمل، لوبان اور اجوائن کا بخور جلتا رہے۔ پس دعوت سات بار پڑھنا ابھی مکمل نہ ہوگی کہ مسحور سے ہر قسم کے سحر جادو کے بد اثرات کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اس عمل کے بعد مریض غسل کرے اور اپنے پہنے ہوئے کپڑے کسی غریب مستحق کو خیرات کر دے۔

26۔ دفینہ نکالنے کے لئے: دفینہ کی جگہ تلاش کرنے کے لئے طریقہ اس طرح ہے کہ ایک بڑی لوح نحاس سرخ لے کر اس پر ساتوں خاتم اور دعوت تحریر کریں۔ پھر اس پر دعوت لاتعداد پڑھیں یہاں تک کہ لوح چلے اور دفینہ کی جگہ پر رُکے۔ پس وہاں یقیناً دفینہ موجود ہوگا۔

27۔ مسحور سے سحر جادو ختم کرنے کا ایک عجیب طریقہ: سحر جادو ختم کرنے کا یہ طریقہ بھی عجیب و غریب ہے۔ نائی کا استرا لے کر اس پر تیسری خاتم لکھیں اور پھر اس پر ایک بار دعوت پڑھ کر دم کریں۔ اور اس سے مسحور کے سر کے بال مونڈ دیں۔ اور ان بالوں کو کسی ایسی جگہ دفن کر دیں۔ جہاں لوگوں کا گزر نہ ہوتا ہو پس مسحور سے سحر جادو کے تمام اثرات ختم ہو جائیں گے۔

28۔ غیب سے خوردونوش کی چیزیں حاصل کرنا: ایسے اعمال کرامات کے ضمن میں آتے ہیں اور یہ چیزیں اولیاء اللہ کا وصف ہوتی ہیں۔ اولیاء کے نقشِ قدم پر چلیں تو یہ کچھ مشکل نہیں ہوگا۔ بصورت دیگر وقت ضائع کرنے کے علاوہ کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ بحرحال ہم کو جیسے اساتذہ عظام سے عطا ہوا بیان کر دیتے ہیں۔ سرخ رنگ کے گھوڑے کے چمڑے پر ساتوں خاتمیں تحریر کریں۔ اور اس پر سات بار دعوت پڑھیں۔ اور چڑیا کی زبان اس کے درمیان رکھیں پھر اسے اندھیری جگہ رکھ دیں عشاء کے بعد اور اس کے قریب بیٹھ کر رات بھر دعوت کی تلاوت کرتے رہیں۔ جس چیز کی ضرورت ہو اس کا تصور کریں کہ دعوت کے خدام حاضر کر رہے ہیں پس نماز فجر پڑھنے کے بعد دیکھیں آپ کی مطلوبہ چیزیں موجود ہونگی۔

29۔ جنگ میں کفار پر غلبہ کے لئے: گولر کے سات پتوں پر ایک ایک خاتم لکھ کر پھر ان پر تین بار دعوت پڑھ کر اُسے اپنے گلے میں ڈال لیں اور کفار سے جنگ جدل کریں دل ہی دل میں

اللہ اکبر کی صدا بلند کرتے ہوئے کافروں کو قتل کریں اللہ تعالیٰ آپ کو ان پر غلبہ عطا فرمائے گا۔

30۔ جنات اور انسان کی نظر بد ختم کرنے کے لئے: ساتوں خاتم ایک سفید کاغذ پر لکھ کر اس پر گیارہ بار دعوت پڑھ کر دم کریں پھر اس کا تعویذ بنا کر نظر بد والے کے گلے میں ڈال دیں۔ تمام اثرات ختم ہو جائیں گے۔

31۔ دعوت کے خادم کو مطیع کرنا: ایک خالی مکان میں پہلے سات روز تک اصراف عامر کا عمل پڑھیں پھر اس معطر کمرہ میں شام کو نماز مغرب بعد دعوت لاتعداد پڑھنا شروع کریں اور نماز فجر سے پہلے تک پڑھتے رہیں۔ تین راتوں تک مسلسل اسی طریقہ کے مطابق پڑھیں۔ تیسری رات نماز فجر سے قبل دعوت کا خادم حاضر ہوگا۔ اس سے عہد و پیماں کرلیں کچھ شرائط پر وہ مطیع ہو جائے گا۔ دوبارہ حاضری کا طریقہ بھی اس سے معلوم کرلیں۔ مختلف امور میں مددگار رہوگا۔

32۔ دشمن پر خارش مسلط کرنا: سفید رنگ کا موم لے کر اس سے دشمن کا پتلا تیار کیا جائے۔ پھر چونا لے کر اس کی سرین میں رکھ دیں۔ اور ایک کوزہ گلی آب نارسیدہ لے ساتوں خاتم اس کے اندر سیاہ روشنائی جس میں ایلوا سرکہ ملایا گیا ہو سے لکھیں پھر اس میں دشمن کا پتلا رکھ کر اس پر دس مرتبہ دعوت پڑھ کر دم کریں اور اسے گرم راکھ میں رکھ دیں۔ دشمن نہ کوئی چیز کھا سکے گا اور نہ کوئی چیز پی سکے گا۔ اور اس کے تمام بدن پر خارش شروع ہو جائے گی۔ اور کسی لمحہ بھی اُسے سکون نہ آئے گا۔ مگر اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہیں ناحق کسی کو تکلیف نہ دیں معاف کر دینا ہی اللہ پاک کے نزدیک افضل فعل ہے۔

33۔ دشمن پر جوئیں اور حشرات الارض مسلط کرنے کے لئے: جب کسی ظالم دشمن پر جوئیں اور حشرات الارض مسلط کرنے کا ارادہ کریں تو گندم کے آٹے کا چھان اور اچھی قسم کا تیل سرسوں اور سبزیوں کا باریک برادہ اس میں موم شامل کر کے دشمن کا ایک پتلا تیار کریں۔ اس کے سینے پر چھٹی خاتم تحریر کریں تھوڑا سا شہد لے کر پتلے پر لگا دیں۔ پھر اسے سیاہ رنگ کا اونی لباس پہنا دیں۔ اب ایک کوزہ گلی آب نارسیدہ لے کر اس میں دشمن کا پتلا رکھ دیں اور اس میں جوئیں، چیونٹیاں، ٹڈیاں، بھیڑ، بچھو، کھٹمل وغیرہ ڈال کر اس پر دعوت گیارہ مرتبہ پڑھ کر دم کریں اور کوزے کا منہ بند کر کے ویرانے میں دفن کر دیں۔ پس دشمن پر تمام حشرات الارض مسلط ہو جائیں گے۔ اور وہ کسی طرح بھی سکون نہ پا سکے گا۔ جب تک کہ آپ پتلا نکال کر دریا کے پانی سے دھو کر اس پر معوذتین پڑھ کر دم نہ کر دیں۔

34۔ ظالم دشمن پر ضارب ہاتف مسلط کرنا: ظالم کا مستعمل پارچہ لے کر اس پر پہلی تین خاتم سیاہ روشنائی جس میں سرکہ ایلوا ملا ہو سے لکھ کر دشمن کے مشابہ پتلا پر اس کا نام تحریر کرے کپڑا اس پر لپیٹ کر اُسے کوزہ گلی میں رکھیں اور گیارہ بار دعوت پڑھ کر دم کریں پھر اسے کسی پرانی قبر میں دفن کر دیں۔ دشمن کی عجیب وغریب حالت ہوگی کہ اس کے بدن پر زخموں کے نشان ہونگے جو اُس کے لئے شدید دکھ اور تکلیف دینے والے ہونگے۔ اگر پتلا جلد نہ نکالا تو کچھ بعید نہیں کہ ظالم دشمن راہی عدم ہو جائے۔

35۔ ظالموں پر عجیب وغریب بیماریاں مسلط کرنا: چوہے کی کھال لے کر اُس پر تیسری خاتم لکھ کر نیچے ظالموں کے نام بھی تحریر کریں۔ پھر اسے ایک کوزہ میں رکھ کر ساتھ کچھ پیاز اور لہسن کے چھلکے رکھیں اور سات مرتبہ دعوت پڑھ کر دم کریں۔ بعدۂ کوزے کو کسی ویران جگہ دفن کر دیں۔ پس ہفتہ عشرہ میں ہی ظالم عجیب وغریب بیماریوں میں مبتلا ہو جائیں گے۔

36۔ ظالم دشمن پر عمار جن مسلط کرنا: چولہے کی راکھ لے کر اُسے ایک پلیٹ میں بکھیر کر اس پر دشمن کا نام اپنے ہاتھ کی انگلی سے لکھیں۔ پھر اس پر انیس بار دعوت پڑھ کر دم کر کے ظالم دشمن کے گھر میں ڈال دیں پس اسی روز سے عمار جن اپنی ذمہ داری پوری کرنا شروع کر دے گا۔ اور ظالم دشمن کو پاگل کر دے گا۔

37۔ عداوت، نفرت اور جدائی کا عمل: ایسے افراد جن کا اکٹھے رہنا معاشرے یا کسی خاندان کے لئے بہت زیادہ نقصان دہ ہو۔ ان افراد میں عداوت، نفرت اور جدائی پیدا کرنے کے لئے یہ طریقہ بھی قوی الاثر ہے۔ ایک سیاہ رنگ کے کپڑے پر دوسری خاتم سیاہ روشنائی سے تحریر کریں اور سات بار دعوت پڑھ کر دم کریں پھر اس کپڑے کو ان افراد کے اٹھنے بیٹھنے کی جگہ دفن کر دیں۔ ان میں بہت جلد نفرت، عداوت اور جدائی پیدا ہو جائے گی۔

38۔ ظالم، فاجر اور فاسق لوگوں سے مکان خالی کرانے کے لئے: چوتھی خاتم سکرجہ کے پتے پر لکھ کر اُس پر انیس بار دعوت پڑھ کر دم کریں۔ پھر اسے حمام کے پانی سے دھوئیں اور یہ پانی ان کے گھروں میں چھڑک دیں۔ چند روز میں ہی اہل خانہ حیران و پریشان ہو کر کوچ کر جائیں گے اور کبھی دوبارہ اس طرف کا رخ نہ کریں گے۔ (نوٹ) سکرجہ ایک نبات ہے جس کے پتے مورد کے پتوں کے مشابہ ہوتے ہیں اور پتے کے مانند نشان ہوتا ہے۔

39۔ دشمن کے گھر میں شر اور لڑائی پیدا کرنا: گندم کے آٹے کا چھان لے کر اس پر کسی نحس وقت میں دس بار دعوت پڑھ کر دم کریں اور پھر اُسے دشمن کے گھر میں بکھیر دیں ہفتہ عشرہ میں عجب تماشہ دیکھیں گے۔

40۔ ظالم دشمن کے کاروبار اور دکان کو خراب کرنا: دشمن کی دکان یا مکان کے پچھلی طرف سے مٹی بھر مٹی لیکر اس پر دس بار دعوت پڑھ کر دم کریں پھر اس مٹی کو اس کے گھر یا دکان کے دروازے میں بکھیر دیں۔ چند روز میں عجب تماشہ دیکھیں گے۔

41۔ کسی تالاب، کنوئیں یا چشمے کا پانی خشک کرنے کے لئے: ایک سرب یعنی سیسہ کی لوح لے کر اس پر ساتویں خاتم نقش کریں پھر اُسے بخور دیں اور گیارہ بار دعوت پڑھ کر دم کر کے اسے کنوئیں، تالاب یا چشمے میں ڈال دیں۔ بہت تھوڑے ہی عرصہ میں اس کا پانی خشک ہو جائے گا۔

اس عظیم دعوت خلخلۃ الھوا کے عجیب وغریب اعمال ہیں۔ اگر اس کی قوی ترین ریاضتیں کوئی شخص کر لے تو وہ یقیناً پانی پر بے خوف چلے، لوگوں کی نظروں سے مخفی ہو جائے، اس کے عامل اکبر کا چہرہ چاند کی طرح روشن اور نورانی ہو جائے۔ اس دعوت کے موکل اور خدام دن رات خدمت کے لئے حکم کے منتظر رہیں۔ اس دعوت کے بے شمار متصرف ہیں اور ایک دعوت ہزاروں اعمال پر بھاری ہے۔ مگر اس دعوت سے کماحقہٗ فائدہ حاصل کرنے کیلئے سب سے پہلے اس کی ریاضت کریں۔ مکمل شرائط کی پابندی کے ساتھ تاکہ آپ کامیاب لوگوں کی صف میں شامل ہو جائیں۔ زندگی بھر کیلئے ایک ہی ریاضت کافی ہوگی۔ اور سچ ہے کہ بغیر محنت کے آج تک کوئی فرد بھی عروج پر نہیں پہنچ سکا۔ اور نہ ہی کوئی محنت کئے بغیر کامیاب ہوا ہے۔

دعوت خلخلۃ الھوا یہ ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الْمَلِكِ الْمَالِكِ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْقُدْرَةِ وَالْقُوَّةِ وَالْعِزَّةِ وَالْجَبَرُوْتِ مَالِكُ الْاَمْلَاكِ الْعَرْشِيَّةِ وَالْكُرْسِيَّةِ وَالسَّمَاوِيَّةِ وَالْاَرْضِيَّةِ تَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ ذُو الْقُوَّةِ الْبَالِغَةِ وَالْعِزَّةِ الشَّامِخَةِ نُوْرُ الْاَنْوَارِ رُوْحُ الْاَرْوَاحِ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى الْمُتَعَالِیْ فِیْ دُنُوِّهِ الْمُتَدَانِیْ فِیْ عُلُوِّهِ الْمُتَجَلِّیْ فِیْ بِجَبَرُوْتِهِ الْمُنْفَرِدُ بِالْعِزَّةِ وَالْكِبْرِيَاءِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْفَرْدُ الْقَائِمُ وَالسُّلْطَانُ الدَّائِمُ الَّذِیْ خَضَعَتْ لَهُ الْمُلُوْكُ وَصَارَ كُلُّ مَلِكٍ لِعَظَمَتِهٖ مَمْلُوْكًا فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلَائِكَةِ رُسُلًا. اَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ اَيُّهَا الْاَرْوَاحُ الرُّوْحَانِيَّةُ الطَّاهِرَةُ السَّنِيَّةُ وَالْاَشْخَاصُ ذَاتُ الْجَوَاهِرِ وَالْاَنْوَارِ الْمُشْرِقَةِ السَّاطِعَةِ الْبَهِيَّةِ الْمُتَوَكِّلَةِ بِالْاَبْرَاجِ الْفَلَكِيَّةِ وَالْمَنَازِلِ الْقَمَرِيَّةِ وَالسَّاعَاتِ الْوَقْتِيَّةِ بِالَّذِیْ تَجَلّٰى لِلْجَبَلِ فَجَعَلَهٗ دَكًّا مِنْ خِيْفَتِهٖ وَخَرَّ مُوْسٰى مِنْ خَشْيَتِهٖ وَرَشَحَ الْعَرْشُ عَرَقًا مِنْ هَيْبَتِهٖ وَذَلَّتِ الْمُلُوْكُ لِعِزَّتِهٖ وَتَلَاشَتْ وَخَضَعَتِ الرِّقَابُ لِجَلَالِ عَظَمَتِهٖ وَتَكَاشَتْ وَانْذَهَلَتِ الْعُقُوْلُ مِنْ هَيْبَةِ جَلَالِهٖ وَطَاشَتْ وَزَهَقَتِ النُّفُوْسُ خَوْفًا مِنْ عَذَابِهٖ وَتَفَاشَتْ فَاَحْيَاهَا بَعْدَ مَوْتِهَا فَتَنَاشَتْ فَدَعَاهَا غَالِبٌ قَاهِرٌ عَزِيْزٌ سُلْطَانُهٗ فَاَجَابَتْ بِالذُّلِّ وَالْعُبُوْدِيَّةِ اِلَيْهِ وَتَمَاشَتْ. اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ. هَلُمُّوْا اِلَيْنَا مَعَاشِرَ الْاَرْوَاحِ الرُّوْحَانِيَّةِ بِالْاَنْوَارِكُمُ الْبَهِيَّةِ وَشُعَاعَاتِكُمُ الْمُضِيَّةِ وَاَرْوَاحِكُمُ الطَّيِّبَةِ وَاَنْفُسِكُمُ الذَّكِيَّةِ وَاَخْلَاقِكُمُ الْمَرْضِيَّةِ فَاِنِّیْ اُقْسِمُ بِالْاِسْمِ السَّرِيْعِ الرَّفِيْعِ الْمَطْلُوْبِ الْمَنِيْعِ الْمَحْجُوْبِ وَهُوَ اسْمُ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ الْاَعْظَمِ فجش لطظخز يَا فَرْدُ يَا جَبَّارُ يَا شَكُوْرُ يَا ثَابِتُ يَا ظَهِيْرُ يَا خَبِيْرُ يَا زَكِیُّ يَا اَللّٰهُ يَا اِلٰهَنَا وَاِلٰهَ كُلِّ شَیْءٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ اِسْمِكَ الْعَظِيْمِ الْاَعْظَمِ اَنْ تُسَخِّرَ لِیَ الْاَرْوَاحَ الرُّوْحَانِيَّةَ الْعُلْوِيَّةَ وَالْاَرْضِيَّةَ فِیْ قَضَاءِ حَاجَتِیْ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ اَجِبْ يَا رُوْقِيَائِيْلُ وَيَا جِبْرِيْلُ وَيَا سَمْسَمَائِيْلُ وَيَا مِيْكَائِيْلُ وَيَا صَرْفِيَائِيْلُ وَيَا عَنْيَائِيْلُ وَيَا كَسْفِيَائِيْلُ اَجِبْ يَا مُذْهَبُ وَاَنْتَ يَا مُرَّةُ وَاَنْتَ يَا اَحْمَرُ وَاَنْتَ يَا بَرْقَانُ وَاَنْتَ يَا شَمْهُوْرَشُ وَاَنْتَ يَا اَبْيَضُ وَاَنْتَ يَا مَيْمُوْنُ اَجِيْبُوْا بِحَقِّ اللّٰهِ الْكَبِيْرِ الْمُتَعَالِ اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ. اَجِيْبُوْا وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاَسْرِعُوْا فِیْ قَضَاءِ حَاجَتِیْ وَهِیَ كَذَا وَكَذَا بِحَقِّ مَا اَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ بِهٖ وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ يٰقَوْمَنَا اَجِيْبُوْا دَاعِیَ اللّٰهِ. اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلَّا تَعْلُوْا عَلَیَّ وَاْتُوْنِیْ مُسْلِمِيْنَ. اَلْوَاحَا اَلْعَجَلُ السَّاعَةُ.

تمام اعمال کیلئے بخور یہ استعمال ہوگا۔

میعہ سائلہ، سندروس، لوبان، جلوتری، تخم حرمل، کزبرہ، لسان عصفور، ان کو مالورد میں گوندھ کر گولیاں بنالیں اور بوقت ضرورت استعمال میں لائیں۔

دعوت خلخلۃ الھوا کے اعمال میں اصراف یہ ہیں۔

یَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ
ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ
فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ
وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا
انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا قُلْ مَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ اللَّهْوِ وَمِنَ
التِّجَارَةِ وَاللَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ.

طریقہ ریاضت دعوت خلخلۃ الھوا

جب آپ دعوت خلخلۃ الھوا کی ریاضت کا ارادہ کریں تو ایک علیحدہ خالی مکان حاصل کریں۔ جس میں آپ کے علاوہ کوئی فرد داخل نہ ہو۔ خلوت کا یہ مکان ہر وقت کسی اچھی خوشبو سے معطر رہے۔ آپ کا لباس پاک اور معطر ہونا چاہیئے۔ اول سات روزے خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے رکھیں پھر عمار کو صرف کریں۔ یعنی اصراف کا عمل کریں۔ اب آپ کی خلوت شروع ہوگی۔ کل سات راتوں کی ریاضت ہے۔ روزانہ آپ کا روزہ ہوگا۔ جس کی سحری وافطاری ایسی چیزوں سے ہوگی جن میں حیوانات کی کوئی چیز نہ ہو۔ یعنی مکمل ترک حیوانات کریں۔ اور تمام نمازیں اپنی خلوت گاہ میں ہی ادا کریں اور ہر نماز کے بعد ایک تسبیح دعوت کی تلاوت کریں مگر اس بات کا خیال رہے کہ الفاظ کی ادائیگی درست ہونی چاہیئے۔ اور اعمال کا بخور سلگتا رہے۔ آپ کی خلوت گاہ میں کسی کی مداخلت بالکل نہ ہو۔ یہاں تک کہ آپ کسی ذی رُوح کو نہ دیکھیں اور نہ آپ کو کوئی دیکھ سکے۔ اور دن رات میں زیادہ سے زیادہ چار گھنٹے سو سکتے ہیں اس سے زیادہ سونا آپ کی ریاضت کو ناقص کردے گا۔ ہر نماز کے بعد دعوت کی تلاوت کریں اس کے بعد جو وقت بچے درود پاک پڑھتے رہیں۔ اور ہر وقت دعوت کی جمیع روحانیت کی تسخیر کا پختہ تصور رکھیں۔ ہر وقت باوضو رہیں اگر وضو ٹوٹ جائے تو فوراً دوبارہ کرلیا کریں۔ پہلی رات کوئی خاص واقعہ نہ ہوگا۔ دوسری رات آپ کی

خلوت گاہ میں سانپ اور اژدھے آئیں گے ان سے کسی قسم کا خوف نہ کھائیں۔ مگر آپ کی خلوت گاہ کا دروازہ روزانہ رات کو بند ہونا چاہیئے۔ سانپ اور اژدھے سب خیالی ہونگے۔ دوسری رات چند وحشی نوجوان ہاتھوں میں نیزے اور تلواریں لئے آئیں گے۔ ان سے بھی خوف زدہ ہونے کی ضرورت نہیں۔ تیسری رات کو عمار جنات سے کچھ افراد ظاہر ہو کر آپ کی توجہ اپنی طرف کرنے کی کوشش کریں گے۔ چوتھی رات ایک عجب منظر آپ کے سامنے پیش ہوگا کہ مُردہ افراد آئیں گے اور آپ کو ڈرائیں گے مختلف خوفناک طریقوں سے مگر آپ اپنا دل قوی رکھیں اور ان سے خوف نہ کھائیں۔ پانچویں رات جنات کے مختلف قبیلوں کے سرکش افراد ظاہر ہونگے۔ اور بڑے خوف ناک مناظر پیش کرتے ہوئے گزرتے جائیں۔ اگر آپ ان سے خوف زدہ ہوگئے تو اس میں ہلاکت ہے۔ اپنے دل کو قوی رکھیں۔ وہ آپ کو کسی طرح کا نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ چھٹی رات دعوت کے خُدام حاضر ہونگے۔ اور آپ سے پوچھیں گے بتاؤ کیا چاہتے ہو ہم آپ کے ہر حکم کی تعمیل کرنے کو تیار ہیں۔ کچھ خدام تحائف پیش کریں گے۔ آپ کے لئے یہ رات امتحان کی رات ہوگی۔ ان سے بالکل بات چیت نہیں کرنا۔ کیونکہ ان سے بات کرنا ہلاکت ہے۔ وہ ہر لحاظ سے آپ کو اپنی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کرتے رہیں گے۔ اس رات خاص طور پر اپنے کانوں میں روئی ڈال کر ریاضت کریں اور ان کی طرف بالکل توجہ نہ دیں۔ ساتویں رات جو آپ کی ریاضت کی آخری رات ہوگی۔ اس رات جنات، عمار، خدام، اعوان، اور ملوک سبعہ کے قبائل کے افراد کے لشکر ظاہر ہونگے۔ آپ کے سامنے ایک بہت بڑا میدان ظاہر ہوگا جس میں یہ لوگ صفائی کریں گے پھر خوبصورت قالین بچھائے جائیں گے پھر ایک شاہی تخت ظاہر ہوگا جس پر کرسیاں لگائی جائیں گی۔ تخت کے درمیان ایک بڑی نشست لگائی جائے گی۔ جس پر ملوک سبعہ کا بادشاہ جلوہ افروز ہوگا اور ارد گرد ملوک سبعہ تشریف فرما ہونگے۔ پھر شاہی طبل بجایا جائے گا۔ مختلف کھیل اور قوم جنات کے رقص پیش ہونگے۔ آپ کے لئے اشد ضروری ہے کہ ان میں مشغول نہ ہوں اور اپنی تمام حسوں کو بلند رکھیں۔ اگر آپ ان میں مشغول ہوگئے تو آپ کے لئے ہلاکت ہے۔

یہاں تک کہ آپ کو تخت نشینوں میں سے کوئی بلند آواز سے کہے گا کہ آج تک کوئی سلامت نہیں رہا اس دعوت کے حق دار کے سوا!!! اور وصیت کرے گا۔ اے عبداللہ ہم تیرے بُرے فعل سے بری الذمہ ہیں اگر تو اس دعوت کے سبب سے کرے گا۔ پس اللہ تعالیٰ سے ڈر اور اس کی مخلوق کی خدمت کرتا رہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے ان بندوں کو پسند فرماتا ہے جو اس کی مخلوق کی خدمت کرتے ہیں۔ پھر کہے گا اے عبداللہ تو کیا چاہتا ہے؟ ہمیں بتا کہ اُسے پورا کردیں۔ جن چیزوں کی تجھے طلب ہے ہم ابھی عطا کردیتے ہیں۔

آپ خوش اخلاقی سے کہیں کہ صرف چند خُدام بخش دیں تاکہ میں اپنے اور اللہ کے بندوں کے امور میں ان سے مدد اور خدمت لے سکوں۔ جب طلب کروں وہ میرے لئے مددگار اور معاون رہیں۔ پس وہ چند خُدام آپ کی اطاعت میں دیں گے۔ جو اس دعوت کے تابع ہوں

گے۔ جو کچھ شرائط پر آپ کی خدمت قبول کریں۔ آپ کو ان شرائط کی پابندی کرنا ہوگی۔ وہ آپ کے ہر حکم کی تعمیل کریں گے۔

ریاضت شروع کرنے سے قبل آپ کو اپنی حفاظت اول کر لینا چاہیئے۔ جس کا طریقہ یہ ہے کہ ساتوں خاتم ایک کاغذ پر روزانہ ایک ایک کر کے لکھیں جو سات دنوں میں مکمل ہونگی۔ ترتیب کے لحاظ سے اور ہر خاتم کے نیچے آپ کا نام معہ والدہ تحریر ہوگا جبکہ ہر خاتم کے چاروں طرف یہ تحریر کریں گے۔ اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ حَفِیْظٌ ط. یہ نقش لکھ کر اپنے پاس رکھیں ہمہ وقت اور کبھی بھی اپنے بدن سے جدا نہ کریں۔ اور روزانہ دُعائے تحفظ (اصل عمل کے علاوہ) مع اول و آخر درود پاک تین بار کریں۔ اور روزانہ عمل کے اختتام پر ایک مرتبہ حجاب القفل پڑھ لیا کریں۔ بلکہ ساتوں خاتموں کے ساتھ حجاب القفل بھی تحریر کر کے اپنے پاس رکھیں۔ دعوت خلخلہ الھوا سے متعلقہ ہر بات کی وضاحت کردی گئی ہے۔ اگر پھر بھی کسی بہن بھائی کو سمجھ نہ آئے تو جوابی لفافہ بھیج کر راہنمائی حاصل کر سکتا ہے۔ راہنمائی اور اجازت حاصل کیے بغیر کامیابی ممکن نہیں۔ دُعائے تحفظ اور حجاب القفل ہماری تصنیف "مصباح الارواح" میں دیکھیں۔ تسخیرات کی دیگر تمام شرائط تفصیل سے مذکورہ کتاب میں درج کردی گئی ہیں۔

اب ساتوں خاتم الگ الگ تحریر کی جاتی ہیں جو یہ ہیں۔

خاتم اول سیدھارخ

صام	م	۳	۳
۱۲	۱۸	۲۰۵	۲۰۰٤
۱۵	۱۵	۲۵	۳۰
۱۵	۵٦	٤۱	ھ

اَجِبْ یَارُوْقِیَائِیلُ یَااَبُو عَبْدُاللّٰہ اَلْمَذْھَبْ بِحَقِّ یَافَرْدُ

خاتم اول الثارخ

مسہم	م	۳۰	۳۵
۱۰۳	۱۸	۲۲۵	٤۰۰۲
۱۷	۱۹۰	۲۵	۳۰
۱۵	۵٦	٤۱	ھ

اَجِبْ یَارُوْقِیَائِیلُ یَااَبُو عَبْدُاللّٰہ اَلْمَذْھَبْ بِحَقِّ یَافَرْدُ

خاتم دوم الثارخ

ع	۱۷	۱۵	۱۱۱
م	[illegible]	[illegible]	ھ
ھ	۱۹	[illegible]	ی
۱۹	۳۵	X	۱۸

اَجِبْ یَا جِبْرَائِیلُ یَا اَبُوْ اَلنُّوْرُ مَرَّۃِ الْاَبْیَضْ بِحَقِّ یَا جَبَّارُ

خاتم دوم سیدھارخ

لمم	ماا	۱۵	۱۱۱
۲.	✶	[illegible]	[illegible]
ھ	۱۹	#	G
۱۹	۳۵	٦۲	۱۰۸

اَجِبْ یَا جِبْرَائِیلُ یَا اَبُوْ اَلنُّوْرُ مَرَّۃِ الْاَبْیَضْ بِحَقِّ یَا جَبَّارُ

خاتم سوم سیدھارخ

٤	۱٤	صلا	ھ
۱٦	۱۹	ل	#
٤	۱۱۱	۱٤	۳
۳	۱۱٤	۳۱	ھ

اَجِبْ یَا سَمْسَمْیَائِیل یَا اَبُوْمُحَزِّرِ اَلْاَحْمِرُبِحَقِّ یَا شَکُوْرُ

خاتم سوم الثارخ

٤	۱٤	م	ھ
۱٦	۱۹	دل	#
٤	۱۱۱	۱٤	۳
۲٤	۱۰٤	۳۱	ھ

اَجِبْ یَا سَمْسَمْیَائِیل یَا اَبُوْمُحَزِّرِ اَلْاَحْمِرُبِحَقِّ یَا شَکُوْرُ

خاتم چہارم سیدھا رُخ

١٩	[illegible]	٠٨	١٩
١١١	الح	[illegible]	ھے
١٣٠	[illegible]	[illegible]	[illegible]
٧[illegible]	دھے	١٧	٣٠

اَجب یَامِیکَائِیلُ یَا اَبُو اَلعَجَائِب بَرقَانُ بِحَقِ یَاثَابِتُ

خاتم چہارم الٹا رُخ

ما	٨٨	[illegible]	١٩
١١١	١١	[illegible]	ھے
١٣٠	[illegible]	اسع	الح
[illegible]	دھے	١٧	٣٠

اَجب یَامِیکَائِیلُ یَا اَبُو اَلعَجَائِب بَرقَانُ بِحَقِ یَاثَابِتُ

خاتم پنجم سیدھا رُخ

ہ	لا	فا	را
١٥	٣٧	٤	١٨
ھے	١٩	٨	٤
٨	٣	ھے	١٩

اَجب یَاصَرفِیَائِیلُ یَا اَبُو وَلِید شَمهُورِش بِحَقِ یَاظَہِیرُ

خاتم پنجم الٹا رُخ

ہ	لا	الحا	دا
١٥	٣٢	٤	١٨
ھے	١٩	٨	١٧٤
٨	٣	ھے	١٩

اَجب یَاصَرفِیَائِیلُ یَا اَبُو وَلِید شَمهُورِش بِحَقِ یَاظَہِیرُ

خاتم ششم سیدھا رُخ

ہ	٣١١	٤	لا
٣[illegible]	اسع	٩سع	٣
٣١	١٢	٣١	ھے
الھے	طا	١٠٩	٩٠٠٠

اَجب یَاعَینِیَائِیلُ یَا اَبُو اَلحَسن زَوبَعَۃِ الاَبیَض یَاخَبِیرُ

خاتم ششم الٹا رُخ

ہ	مصر	ھے	١١١
ھے	الخ	مم	٤
٣٠١	مم	٣٩	ھے
١٩	١١١٩	ام	١١١ھے

اَجب یَاعَینِیَائِیلُ یَا اَبُو اَلحَسن زَوبَعَۃِ الاَبیَض یَاخَبِیرُ

خاتم ہفتم الٹا رُخ

ہ	٣١١	ایع	لا
١١١	ابسع	٩سع	٣
٣١	١٢	٣١	ھے
اھے	١طا	م١٠	٠٠٠سع

اَجب یَاکَسفَیَائِیلُ یَا اَبُونُوح مَیمُونِ بِحَقِ یَا زَکیُ

خاتم ہفتم سیدھا رُخ

ہم	صا	ھے	١١١
ہم	الح	١٩	لصح
٣٠١	٩٩	٣٩	ھے
١٩	١١١٩	٣٠	٨٨ھے

اَجب یَاکَسفَیَائِیلُ یَا اَبُونُوح مَیمُونِ بِحَقِ یَا زَکیُ